خصوصی اشاعت

تجلیاتِ امامِ ربانی

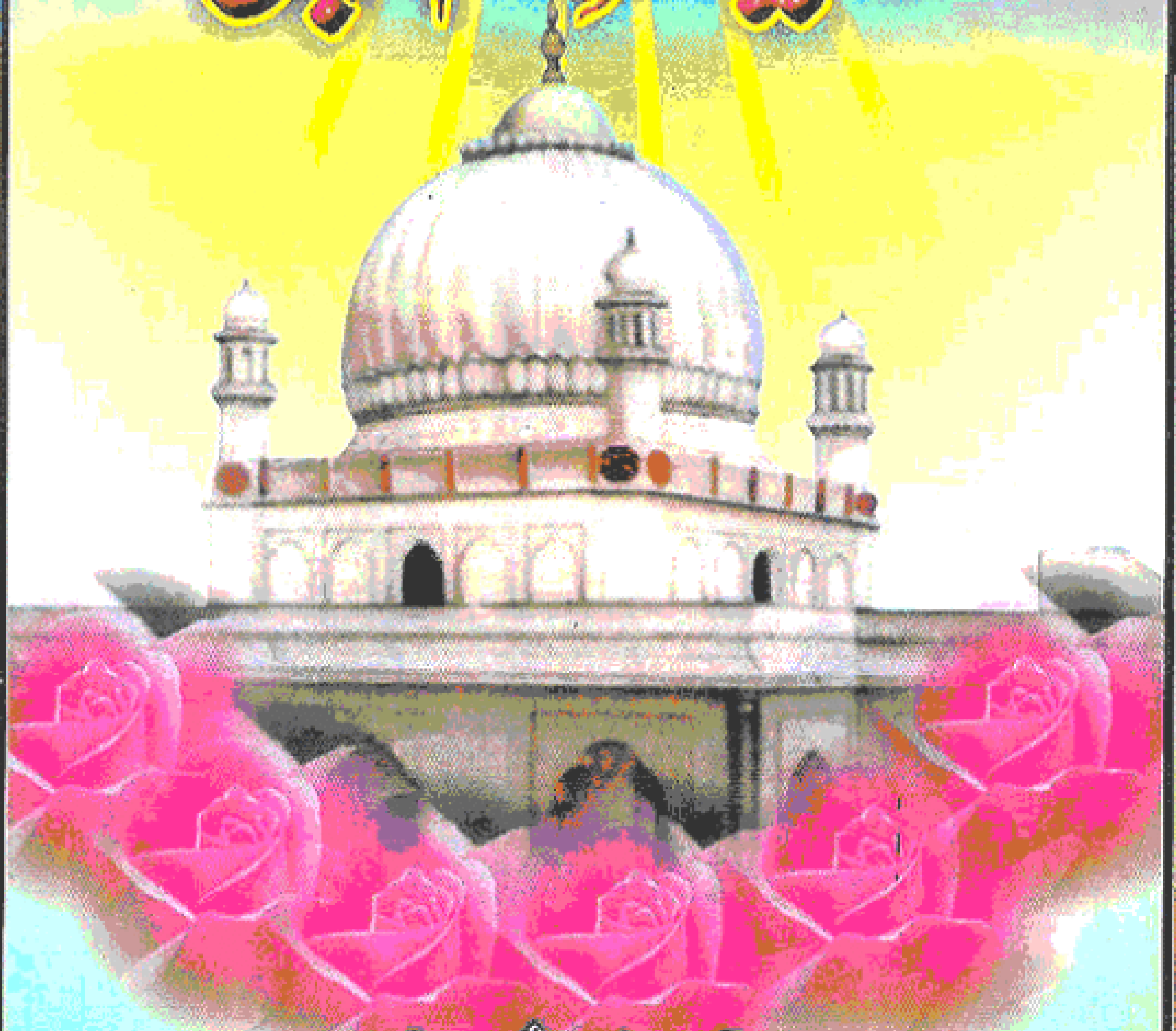

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارہ مظہرِ اسلام لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے احوال و معارف پر

ایک تحقیقی کتاب

تجلّیاتِ امام ربّانی

مصنف:

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۴

—— بیاد ——

شیخ الاسلام مفتی اعظم ہند علامہ شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

شاہی امام و خطیب جامع مسجد فتحپوری، دہلی

نام کتاب —— **تجلیات امام ربانی**

مصنف —— پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

پروف ریڈنگ —— محمد عبد الستار طاہر مسعودی

صفحات —— ۳۴

تعداد —— ۱۱۰۰

سن اشاعت اول —— صفر المظفر ۱۴۲۲ھ / مئی ۲۰۰۱ء

سن اشاعت دوم —— ربیع الاول ۱۴۲۶ھ / اپریل ۲۰۰۵ء

حروف ساز —— الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ، لاہور فون: 7154080

قیمت ——

نوٹ:۔ شائقین مطالعہ /- روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔

—— رابطہ ——

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

نئی آبادی، مجاہد آباد، مغلپورہ، لاہور، پاکستان، کوڈ نمبر ۵۴۸۴۰

فہرس

۱	سیرت مجدد الف ثانی کے ماہ و سال ——	۳
۲	تجلیات امام ربانی	۹
	● —— حضرت مجدد کا سلسلۂ نسب	۱۰
	● —— تحصیل علم	۱۱
	● —— سلسلۂ طریقت	۱۲
	● —— اصلاحی کوششوں کا آغاز	۱۲
	● —— عہد اکبری کا تاریخ میں ذکر	۱۴
	● —— حضرت مجدد کی تین مقاصد کے لئے جد و جہد	۱۶
	● —— حضرت مجدد کی جد و جہد کے مختلف ادوار	۲۰
	● —— حضرت مجدد کی جانبازی اور اصلاحات	۲۱
	● —— حضرت مجدد کی باقیات صالحات (اولاد امجاد)	۲۴
	● —— حضرت مجدد کی تصنیفات	۲۵
	● —— حضرت مجدد کے خلفاء	۲۵
	● —— حضرت مجدد کو خراج تحسین	۲۵
۳	مآخذ و مراجع	۲۹
۴	مصنف کی حضرت مجدد پر نگارشات	۳۲
۵	نظم —— بحضور مجددؒ اعظم	

سیرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ماہ وسال

۱	اکبر کے تخت نشین ہونے کا اعلان	۱۲ ربیع الثانی ۹۶۳ھ/۱۵۵۶ء
۲	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی سرہند شریف میں پیدائش	۱۴ شوال ۹۷۱ھ/۱۵۶۳ء
۳	راجہ بہاری مل کی بیٹی کے بطن سے جہانگیر کی پیدائش	۱۷ ربیع الاول ۹۷۷ھ/۱۵۶۹ء
۴	مشہور قادری بزرگ شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	۹۸۱ھ/۱۵۷۳ء
۵	حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی علوم عقلیہ ونقلیہ میں سند فراغت	۹۸۸ھ/۱۵۸۰ء
۶	حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی پہلی مرتبہ اکبر آباد (آگرہ) تشریف آوری	۹۹۳ھ/۱۵۸۳ء
۷	راجہ بھگوان داس کی بیٹی کے ساتھ جہانگیر کی شادی	۹۹۳ھ/۱۵۸۳ء
۸	رسالہ ''اثبات النبوۃ'' کی تصنیف	۹۹۴ھ/۱۵۸۶ء
۹	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی شادی خانہ آبادی	۹۹۷ھ/۱۵۸۹ء
۱۰	آپ کے فرزند اکبر خواجہ محمد صادق علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت	۱۰۰۰ھ/۱۵۹۱ء
۱۱	''کوائف مذہب شیعہ'' کے تاریخی نام سے روافض کا رد لکھا	۱۰۰۲ھ/۱۵۹۳ء

۳۴	خراسان، بدخشاں اور توران کے ہزاروں افراد اور کتنے ہی علماء و مشائخ حاضر بارگاہ ہو کر آپ کے ارادت مندوں میں شامل ہوئے۔	۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء
۳۵	شیخ طاہر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت سے سرفراز کیا گیا	۱۰۱۶ھ/۱۶۰۷ء
۳۶	رسالہ ''معارف لدنیہ'' تصنیف فرمایا	۱۰۱۶ھ/۱۶۰۷ء
۳۷	آپ کے پانچویں فرزند خواجہ محمد عیسیٰ علیہ الرحمہ کی ولادت	۱۰۱۷ھ/۱۶۰۸ء
۳۸	خواجہ میر نعمان علیہ الرحمہ کو خلافت سے سرفراز کر کے دکن میں تبلیغ دین کیلئے بھیجا	۱۰۱۷ھ/۱۶۰۸ء
۳۹	خواجہ محمد اشرف کابلی اور شیخ میرک رحمۃ اللہ علیہا جیسے مشائخ کی آپ کے حلقہ ارادت میں شمولیت	۱۰۱۹ھ/۱۶۱۰ء
۴۰	رسالہ ''مبداء و معاد'' کی تدوین	۱۰۱۹ھ/۱۶۱۰ء
۴۱	فرزند اکبر خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت سے سرفراز فرمایا	۱۰۲۱ھ/۱۶۱۲ء
۴۲	علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۶۷ھ/۱۶۴۷ء) جیسے نابغہ عصر عالم کی آپکے ارادت مندوں میں شمولیت	۱۰۲۲ھ/۱۶۱۳ء
۴۳	شیخ حمید رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت سے نواز کر تبلیغ دین کرنے کی خاطر بنگال بھیجا	۱۰۲۲ھ/۱۶۱۳ء
۴۴	بہت سے جنات کی اپنے بادشاہ سمیت آپ کے دست حق پرست پر بیعت	۱۰۲۲ھ/۱۶۱۳ء

۴۵	مشہور قادری بزرگ شاہ سکندر کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	۱۰۲۳ھ/ ۱۶۱۴ء
۴۶	آپ کے ساتویں فرزند خواجہ محمد یحییٰ علیہ الرحمہ کی ولادت	۱۰۲۴ھ/ ۱۶۱۵ء
۴۷	سید مرتضٰی بخاری گورنر، لاہور کا وصال	۱۰۲۵ھ/ ۱۶۱۶ء
۴۸	آپکے صاحبزادے خواجہ محمد عیسٰی علیہ الرحمہ کا مرض طاعون سے وصال	۷/ربیع الاول ۱۰۲۵ھ/ ۱۶۱۶ء
۴۹	ان سے چند گھنٹے بعد آپکے صاحبزادے خواجہ محمد فرخ علیہ الرحمہ کا اسی مرض سے وصال	۷/ربیع الاول ۱۰۲۵ھ/ ۱۶۱۶ء
۵۰	اسی مرض سے آپکی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کا وصال	۱۰۲۵ھ/ ۱۶۱۶ء
۵۱	اسی مرض سے آپکے فرزند اکبر خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	۱۰۲۵ھ/ ۱۶۱۶ء
۵۲	مولانا یار محمد جدید بدخشی علیہ الرحمہ نے ''مکتوبات امام ربانی'' کا دفتر اول مرتب کیا۔ جس میں 313 مکتوب ہیں	۱۰۲۵ھ/ ۱۶۱۶ء
۵۳	مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کو ستر آدمی دے کر ترکستان میں تبلیغ دین کرنے کے لئے بھیجا	۱۰۲۶ھ/ ۱۶۱۷ء
۵۴	مولانا فرخ حسین رحمۃ اللہ علیہ کو چالیس آدمی دے کر عرب، یمن شام اور روم میں تبلیغ دین	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برصغیر پاک و ہند میں بہت سے مفکرین و مجددین ہوئے جن میں چار نہایت ممتاز ہیں:

1. شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی (م-۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء)
2. حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م-۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء)
3. حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی (م-۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء)
4. ڈاکٹر محمد اقبال سیالکوٹی (م-۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء)

ان چاروں مفکرین میں بعض حیثیات سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نمایاں نظر آتے ہیں۔ مختلف محققین نے حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے اس امتیاز کی طرف اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر شیخ محمد اکرام نے لکھا ہے:

''شیخ احمد ـــــ جو شاہ ولی اللہ اور اقبال سے پہلے اسلامی ہند کے نہایت طاقتور مفکر گزرے ہیں ـــــ نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ عالم اسلام کے علماء صوفیہ میں اعلیٰ ترین مقام کے مالک ہیں (ترجمہ انگریزی)''[۱]

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی علمی اور روحانی فضیلت کو پاک و ہند کے اکثر علماء و صوفیہ نے سراہا ہے اور اپنی تصانیف میں جابجا آپ کی کتابوں سے حوالے دیئے ہیں۔ چودھویں صدی کے جلیل القدر عالم و فقیہ، حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے اپنی تصانیف میں آپ کے اقوال و ارشادات سے استدلال فرمایا ہے۔[۲] اسی طرح ان کے صاحبزادے حجۃ الاسلام

۱۔ ایس ایم اکرام: مسلم سویلزیشن ان انڈیا اینڈ پاکستان مطبوعہ لاہور ۱۹۶۱ء، ص: ۲۷۰

۲۔ (ل) احمد رضا خاں: انوار الانتباہ من یم صلوٰۃ الاسرار (۱۳۰۵ھ / ۱۸۸۷ء) مطبوعہ بریلی، ص: ۳۸

(ب) احمد رضا خاں - الھاد الکاف فی حکم الضعاف (۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۵ء) مطبوعہ لاہور، ص: ۱۲۶

(ج) احمد رضا خاں: الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ (۱۳۱۲ھ) مطبوعہ کلکتہ ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۵ء)، ص: ۴۸، ۵۱، ۵۲

مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۲ء) نے بھی استدلال کیا ہے[1] اور دوسرے صاحبزادے مفتی اعظم مولانا مصطفٰے رضا خاں مدظلہ العالی نے مولانا عبدالغفار رام پوری کی کتاب ''آثار المبتدین لاھدام حبل اللہ المتین'' کا تعاقب کرتے ہوئے حضرت مجدد علیہ الرحمہ کا دفاع کیا ہے۔[2]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے بارے میں بعض حضرات نے جو یہ لکھا ہے کہ آپ نے خود دعویٰ تجدید[3] فرمایا، صحیح نہیں۔ امام احمد رضا خاں بریلوی کے متعلق بھی بعض لوگوں نے اسی قسم کا اظہار خیال کیا ہے، جو صحیح نہیں۔[4] حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے عہد مبارک میں سیالکوٹ کے ایک جلیل القدر عالم، مُلّا عبدالحکیم سیالکوٹی (م ۱۰۶۸ھ/۱۶۵۷ء) نے حضرت مجدد کے نام ایک مکتوب میں اس لقب سے نوازا۔[5] پھر یہ لقب زبان زد خاص و عام ہو گیا، حتیٰ کہ آپ کے نام نامی پر غالب آ گیا۔

حضرت مجدد کا سلسلۂ نسب:

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا سلسلہ نسب ۲۹ واسطوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ حضرت مجدد کے چودھویں جد سلطان شہاب الدین المعروف فرخ علی شاہ کابلی، والی کابل تھے۔[6] پانچویں جد حضرت امام رفیع الدین، شیخ جلال الدین

---

۱ حامد رضا خاں: سلامۃ اللہ لاھل السنۃ من سبیل العناد فی الفتنہ ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۳ء) مطبوعہ بریلی، ص: ۵۷

۲ مصطفٰے رضا خاں: مقتل کذب و کید، مطبوعہ بریلی ۱۳۳۲ھ، ص: ۵۵، ۵۶

۳ نظامی بدایونی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے (ملاحظہ ہو قاموس المشاہیر، جلد اول، مطبوعہ بدایون، ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء، ص: ۶۷ ۔۔۔ اسی طرح فیض عالم صدیقی نے بھی یہی بات لکھی ہے (ملاحظہ ہو اختلاف امت کا المیہ، حصہ دوم، جہلم ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء، ص: ۲۸۰۔

۴ مولوی حسین احمد دیوبندی نے یہ الزام لگایا ہے اور امام احمد رضا کو دجال المجددین لکھا ہے (الشہاب الثاقب، ص: ۴۲) حالانکہ علمائے حرمین شریفین میں شیخ موسیٰ علی شامی دردیری مدنی نے آپ کو المجدد لھذہ الامۃ تحریر فرمایا ہے۔ (الفیوضات الملکیہ ص: ۴۶۲) اور حافظ الکتب الحرم شیخ اسماعیل بن سید خلیل مکی نے تو یہاں تک لکھا ہے۔ بل اقول لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھذا القرن لکان حق و صدقا (حسام الحرمین، ص: ۱۴۰، ۱۴۱)

۵ وکیل احمد سکندر پوری: ہدیہ مجددیہ، مطبوعہ دہلی ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء، ص: ۹۸۔

۶ شاہ محمد فضل اللہ: عمدۃ المقامات، مطبوعہ لاہور ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء، ص: ۹۹۔

پہلے دور[۱] میں اکبر ایک مخلص مسلمان کی حیثیت سے سامنے آتا ہے —— دوسرے دور میں فتح پور سیکری میں عبادت خانے کی تعمیر ہوتی ہے، جہاں علمائے اسلام مباحث علمیہ میں مصروف نظر آتے ہیں، رفتہ رفتہ یہاں عیسائی پادریوں اور ارباب عقل کا عمل دخل ہو جاتا ہے اور بات بگڑنے لگتی ہے —— دوسرا دور تیسرے دور کا نقطہ آغاز تھا —— تیسرے دور میں دین الٰہی کا آغاز ہوا اور وہ کچھ ہوا جو ناگفتنی ہے، ہر وہ کام کیا جانے لگا جو اسلام کے سراسر منافی ہے مثلاً

- —— کلمہ طیبہ میں "محمد رسول اللہ" کی جگہ "اکبر خلیفۃ اللہ" پڑھا جانے لگا۔
- —— گائے کی قربانی پر پابندی لگادی گئی۔
- —— خنزیر اور کتوں کا احترام ہونے لگا۔
- —— شراب اور جوا عام ہو گیا۔
- —— اکبر نے علماء کو بالجبر شراب پلائی۔
- —— عورتوں کی بے حجابی عام ہو گئی۔
- —— پردہ پر پابندی لگادی گئی۔
- —— زمین بوس کے نام سے سجدہ کا آغاز کیا گیا۔
- —— عالم و عامی سب بادشاہ کے آگے سجدہ ریز ہونے لگے۔
- —— بعض مساجد ڈھادی گئیں اور مدارس عربیہ مسمار کردیے گئے۔
- —— داڑھیاں منڈوادی گئیں۔
- —— شعائر اسلام کا برسرِ عام مذاق اڑایا جانے لگا ——

---

[۱] عہد اکبری کو مندرجہ ذیل ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا دور ——: ۹۶۳ھ/۱۵۵۶ء تا ۹۸۳ھ/۱۵۷۵ء

دوسرا دور ——: ۹۸۳ھ/۱۵۷۵ء تا ۹۸۹ھ/۱۵۷۸ء

تیسرا دور ——: ۹۹۰ھ/۱۵۸۲ء تا ۱۰۱۳ھ/۱۶۰۵ء

[۲] ملاحظہ فرمائیں: منتخب التواریخ مطبوعہ لاہور ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء، ص: ۲۶۱، ۳۲۲، ۳۶۶، ۴۷۱، ۳۹۹، ۵۲۹ وغیرہ وغیرہ۔

اس ساری خرابی میں بعض علمائے دین کی باہمی چپقلش، دنیا سے محبت، مختلف ادیان کے علماء کی اکبر سے ملاقات، اکبر کی جہالت و بے علمی، ہندو عورتوں کی حرم شاہی میں شمولیت اور ہندو سیاست کا بڑا دخل ہے ——

عہد اکبری کا تاریخ میں ذکر:

(۱) عہد اکبری کے ایک بے باک و نڈر مورخ، ملا عبد القادر بدایونی نے اپنی کتاب ''منتخب التواریخ'' میں عہد اکبری کے چشم دید پوست کندہ حالات لکھے ہیں ——

(۲) عہد اکبری کے مشہور شاعر ملا شبری سیالکوٹی نے تو اپنے فارسی قطعہ میں اکبر کے دعویٰ نبوت اور دعویٰ الوہیت کا ذکر کیا ہے

بادشاہ امسال دعویٰ نبوت کردہ است
گر خدا خواہد پس از سالے خدا خواہد شدن [۱]

(۳) عہد اکبری کے مورخ نظام الدین احمد نے ''طبقات اکبری'' [۲] (۱۰۰۱ء) میں اس محضر نامہ کا ذکر کیا ہے [۳] جو اکبر کے دعویٰ نبوت کی تمہید ثابت ہوا۔ لیکن نظام الدین احمد نے بڑی احتیاط سے قلم اٹھایا ہے ایک جابر و قاہر بادشاہ کے ہوتے کھل کر لکھنا کوئی آسان کام نہ تھا ——

(۴) ابو الفضل کی ''آئین اکبری'' [۴] سے اکبر کی بے راہ روی سے متعلق بہت سی باتوں کا بالواسطہ علم ہوتا ہے۔ ابو الفضل کا انداز مورخانہ نہیں، خوشامدانہ ہے۔ [۵] —— ابو الفضل نے ''اکبر نامہ'' [۶] میں بھی یہی طرز اختیار کیا ہے مگر پھر بھی بہت سے سربستہ راز معلوم ہو جاتے ہیں۔

---

[۱] (ا) ہاشمی فرید آبادی: تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت، مطبوعہ کراچی، ص: ۲۶۹، بحوالہ منتخب التواریخ، جلد سوم، ص: ۲۵۳۔
(ب) شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اکبر کے انتقال پر شیخ فرید بخاری کے نام جو تعزیتی خط ارسال فرمایا ہے اس سے اکبر کے دعویٰ نبوت کی تصدیق ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔
عبد الحق مجموعہ مکاتیب والرسائل، مطبوعہ دہلی، ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۳ء) ص: ۱۴۳-۱۴۷- (مسعود)

[۲] طبقات اکبری، مطبوعہ لکھنو، ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء) [۳] ایضاً: ص: ۳۴۳-۳۴۴

[۴] آئین اکبری، مطبوعہ حیدرآباد دکن، (۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء)

[۵] مورلینڈ نے ابو الفضل کی خوشامد و چاپلوسی کا ذکر کیا ہے (ملاحظہ فرمائیں: اے شارٹ ہسٹری آف انڈیا، مطبوعہ لندن، ۱۹۵۷ء، ص: ۲۱۲)

[۶] اکبر نامہ، مطبوعہ لکھنو، ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء)

کیا ہے- اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ اکبر نے سکندرہ میں ایک باغ کے اندر اپنا مقبرہ بنوایا تھا- باغ کے دروازے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے اور حضرت مریم علیہا السلام کی تصاویر تھیں- اورنگزیب نے اپنے عہد حکومت میں ان کو ختم کروایا اور سفیدی پھروا دی- اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب اورنگ زیب، شیوا جی سے برسرِ پیکار تھا تو باغی اس مقبرے میں گھس آئے، تمام طلائی سامان اور جواہرات لوٹ لئے، قبر کھود کر اکبر کی ہڈیاں نکالیں اور ان کو جلا کر خاکستر کر دیا-[1]

(11) پروفیسر محمد مجیب[2] اور پروفیسر محمد اسلم[3] نے اپنی تصانیف میں عہد اکبری کی بہت سی بدعات اور گمراہیوں کا ذکر کیا ہے، جن کی دسترس میں معاصر تاریخیں نہ ہوں، وہ ان کتابوں کا مطالعہ فرمائیں جن مقاصد کے حصول کے لئے اکبر نے جدوجہد کی- بقول کے- ایم پانیکر[4] وہ تین اہم مقاصد یہ تھے:

- ــــــ قومی حکومت کا قیام-
- ــــــ ہندوؤں سے مفاہمت
- ــــــ متحدہ ہندوستان-

یہ تینوں مقاصد حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مقاصد جلیلہ کی ضد تھے-

حضرت مجدد کی تین مقاصد کے لیے جدوجہد:

حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے مندرجہ ذیل تین مقاصد کے حصول کے لئے جدوجہد کی:

- ــــــ اسلامی حکومت کا قیام-
- ــــــ ہندوؤں سے عدم مفاہمت-
- ــــــ اسلامی ہند کی تعمیر-

انہیں مقاصد کے حصول کے لئے چودھویں صدی ہجری میں امام احمد رضا خاں بریلوی

---

[1] نکولس مینوکی: فسانہ سلطنت مغلیہ، مترجمہ سید مظفر علی، مطبوعہ آگرہ، ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء)، ص: ۱۲۲

[2] محمد مجیب: انڈین مسلم، مطبوعہ لندن، ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء

[3] محمد اسلم: دین الٰہی اور اس کا پس منظر، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء

[4] کے- ایم- پانیکر: اے سروے آف انڈین ہسٹری، مطبوعہ بمبئی، ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۷ء، ص: ۱۵۵

نے بھرپور جدوجہد کی۔۱

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے ان مقاصد کے حصول کے لئے مندرجہ ذیل شعبوں میں بھرپور جدوجہد کی اور اپنی تمام توانائیاں صرف کردیں:

❶ ـــــ شریعت وطریقت

❷ ـــــ سیاست وحکومت

❸ ـــــ معاشرت ومعیشت

❶ ـــــ عوام وخواص شریعت سے بیگانہ ہوتے جارہے تھے۔ آپ نے اپنے علمی مکالمات اور مکتوبات کے ذریعے آشنائے شریعت کیا۔۲ ـــــ بیشتر صوفیہ طریقت کی حقیقت سے ناواقفیت کی بناء پر گمراہ ہو رہے تھے، آپ نے ان کو طریقت کا واقف کار بنایا۔۳ ـــــ نظریہ وحدۃ الوجود کی غلط تعبیرات کی بنا پر ایک عالم گمراہ ہو رہا تھا، آپ نے اس نظریہ کی لاج رکھی اور اس کے ساتھ نظریہ وحدۃ الشہود پیش کیا، جو دل ودماغ دونوں سے قریب تھا۔۴ ـــــ یہی نظریہ تھا جس نے فکرِ اقبال میں ایک انقلاب پیدا کیا اور ایک نئی روح پھونکی۔۵ ـــــ حضرت مجدد علیہ الرحمہ

۱(ا) محمد مسعود: فاضل بریلوی اور ترکِ موالات، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء

(ب) محمد جلال الدین: خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

(ج) محمد مسعود احمد: تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

۲ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوبات ۴۳، ۴۸، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۸۰، ۸۱، ۸۳، ۱۵۲، ۱۹۱، ۱۹۴، وغیرہ

۳ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۸۴۔ نیز ملاحظہ کریں، تذکرہ مجدد الف ثانی، مطبوعہ لکھنؤ ص: ۱۰۴، ۱۱۰ تا ۱۱۴

۴ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۲۹۱ ـــــ دفتر دوم مکتوب ۴۴

۵ فکر اقبال پر تعلیمات مجددیہ نے جو اثرات مرتب کئے وہ اقبالیات کی ایک اہم کڑی ہے، جس کی طرف محققین نے ابھی تک کماحقہٗ توجہ نہیں دی۔ اس سلسلے میں راقم نے مندرجہ ذیل تین مقالات قلم بند کئے اور دلائل وبراہین سے حضرت مجدد سے اقبال کی عقیدت اور افکار اقبال پر افکار مجددیہ کے اثرات کو بیان کیا، اور یہ ثابت کیا کہ اقبال کے تصور خودی میں سب سے بڑا محرک حضرت مجدد کا نظریہ وحدۃ الشہود ہے۔ (۱) علامہ اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی، مطبوعہ اقبال ریویو، کراچی، اپریل ۱۹۶۴ء/۱۳۸۴ھ (۲) اقبال کے فلسفہ خودی میں مقام عبدیت، مطبوعہ اقبال ریویو، کراچی، جولائی ۱۹۶۴ء/۱۳۸۴ھ) (۳) شریعت وطریقت افکار اقبال کی روشنی میں، مطبوعہ اقبال ریویو، کراچی، جنوری ۱۹۶۵ء/۱۳۸۵ھ۔ عرصہ ہوا یہ تینوں مقالات کتابی صورت میں بعنوان ''حضرت مجدد الف ثانی اور علامہ اقبال'' مکتبہ نعمانیہ، اقبال روڈ، سیالکوٹ نے شائع کردیئے ہیں۔ (مسعود)

❸ ——ہندوستانی مسلم معاشرے اور معیشت کی اصلاح کے لئے بھی حضرت مجدد نے بھرپور کوشش کی۔ آپ کے مکتوبات شریف اور دوسری تصانیف کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔[1]

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی جدوجہد کے مختلف ادوار:

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے مذہب و سیاست اور معاشرت کی اصلاح کے لئے جو جدوجہد فرمائی اس کو مختلف ادوار پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً

❶ ——دورِ اکبری: ۱۰۰۰ھ/۱۵۹۱ء تا ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء

❷ ——دورِ جہانگیری: ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء تا ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء

☆ قیدِ جہانگیری سے پہلے ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء تا ۱۰۲۷ھ/۱۶۱۸ء

☆ قیدِ جہانگیری کے بعد ۱۰۲۷ھ/۱۶۱۸ء تا ۱۰۲۸ھ/۱۶۱۹ء

☆ جہانگیر کے لشکر میں ۱۰۲۸ھ/۱۶۱۹ء تا ۱۰۳۳ھ/۱۶۲۳ء

☆ جہانگیر کے لشکر سے رہا ہونے کے بعد ۱۰۳۳ھ/۱۶۲۳ء تا ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء

اکبر کا آخری دورِ حکومت حضرت مجدد کی اصلاحی اور تبلیغی مساعی کا نقطہ آغاز ہے —— جہانگیری دور میں یہ مساعی تیز تر کر دی گئیں —— پھر اسی دور میں گوالیار میں آپ کی نظر بندی نے آپ کی اصلاحی کوششوں کے اثرات کو عوام اور حکومتِ وقت میں دیرپا اور مستحکم بنا دیا —— حضرت مجدد کی اسیری (۱۰۲۷ھ/۱۰۲۸ھ) اسلامی نظامِ حکومت کے لئے رحمت بن گئی اور پُر خار وادیاں صاف ہو گئیں۔[2]

---

[1] مکتوبات امام ربانی، دفتر اول مکتوب ۱۶۳-۱۹۱۔

[2] حضرت مجدد کی اسیری پر بحث کرتے ہوئے بعض حضرات نے مہابت خاں کو بغاوت کا اصل محرک اسی اسیری کو قرار دیا ہے۔ مثلاً ۱۔ ایس۔ ایف۔ محمود اے شارٹ ہسٹری آف اسلام، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء، باب ۱۳، ص ۵۳۴

۲۔ ڈاکٹر غلام جیلانی برق: فلسفیانِ اسلام، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء، ص: ۲۷۷

۳۔ جی الانا: ''آور فریڈم فائٹرس'' مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء، ص: ۲۸ وغیرہ وغیرہ

تاریخی اعتبار سے یہ بات صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ حضرت مجدد کی اسارت اور مہابت خان کی بغاوت میں کئی سال کا تفاوت ہے، صاحب ''روضۃ القیومیہ'' (مخطوطہ، مکتوبہ ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء مدینہ منورہ) ابوالفیض کمال الدین محمد احسان نے بہت سی باتیں غیر مؤرخانہ لکھ دی ہیں، یہ بات بھی وہیں سے لی گئی ہے، لیکن اس میں شک نہیں کہ مہابت خان حضرت مجدد کا معتقد تھا اور ممکن ہے کہ حضرت مجدد کی اسارت کا جذبہ کئی سال بعد جوش میں آیا، جو خود جہانگیر کی اسارت پر منتج ہوا۔ (مسعود)

حضرت مجدد اپنی اسارت (اسیری) کے تینوں ادوار میں منزلِ مقصود کی جانب رواں دواں نظر آتے ہیں، یعنی ☆نظر بندی (۱۰۲۷ھ/ تا ۱۰۲۸ھ) جبکہ آپ ایک سال قلعہ گوالیار میں قید رہے —— ☆دورِ پابندی (۱۰۳۳ھ تا ۱۰۳۴ھ) جب آپ تقریباً پانچ سال جہانگیر کے لشکر میں رہے —— ☆دورِ زباں بندی (۱۰۳۳ھ تا ۱۰۳۴ھ) جب آپ تقریباً چھ ماہ اپنی خانقاہ (سرہند شریف) میں خلوت گزیں رہے اور آخر میں اسی خلوت گزینی میں ۲۹ رصفر المظفر ۱۰۳۴ھ کو وصال فرمایا۔[۱] اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّااِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

حضرت مجدد کی جانبازی اور اصلاحات:

حضرت مجدد نے اسلام کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ لٹا دیا۔ ایک عزیمت پسندی کی ایسی شاندار مثالیں پیش کیں جس سے مردہ دل زندہ ہوگئے اور ایک عظیم انقلاب آگیا۔

- —— بادشاہ کے حضور سجدہ تعظیمی (زمین بوس) موقوف کر دیا گیا۔
- —— گائے کی قربانی عام ہوگئی اور سب سے پہلے خود جہانگیر نے قلعہ کانگڑا میں حضرت مجدد کی موجودگی میں گائے ذبح کرائی[۲]
- —— شراب پر پابندی لگادی گئی۔[۳] اور بے شمار اصلاحات ہوئیں۔

بلاشبہ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی انتھک جدوجہد سے مذہبی سطح پر اسلام، سُنّیت اور حنفیت کو فروغ ہوا —— سیاسی سطح پر اسلامی حکومت کا قیام ممکن ہوا —— روحانی سطح پر تصور وحدۃ الوجود کی غلط تعبیرات سے جو ہلاکت پھیل رہی تھی تصور وحدۃ الشہود نے اس کا موثر دفاع کیا اور نا قابل فہم کو عام لوگوں کے لئے قابل فہم بنا دیا گیا —— اس طرح ہر سطح پر فکر مسلم کی اصلاح کر کے ایک عظیم انقلاب برپا کیا گیا، اسی لئے اقبال نے اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے برملا کہا ہے:

---

[۱] بدرالدین سرہندی: وصال احمدی، مطبوعہ سیالکوٹ، ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء، ص:۱۸

[۲] تزک جہانگیری، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء، ص:۶۹۸

[۳] (ا) علی اکبر اردستانی: مجمع الاولیاء، مخطوطہ لندن، ۱۰۴۳ھ/۱۶۳۳ء، ورق ۴۳۳

(ب) تزک جہانگیری، ص:۶۹۶،۶۵۶ ۔

حضرت مجدد کے اصلاحی اور تجدیدی کارناموں پر بعض حضرت نے تنقید بھی کی ہے[1]
مگر یہ غلط فہمی معاصر تاریخ پر ڈھیلی گرفت کا نتیجہ ہے ـــــ حضرت زید ابوالحسن فاروقی دہلوی
نے حال ہی میں ایک کتاب ''حضرت مجدد اور ان کے ناقدین'' دہلی سے شائع کی ہے۔ اس سلسلے
میں اس کا مطالعہ مفید ہوگا۔

[1] ملاحظہ فرمائیں:

(ا) سید معین الحق: معاشرتی اور علمی تاریخ، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۵ھ/۱۹۷۶ء، ص: ۳۱۹

(ب) فیض عالم صدیقی: اختلاف امت کا المیہ، حصہ دوم، ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء، ص: ۴۸۳

نوٹ: (۱) ڈاکٹر شیخ محمد اکرام نے اپنی تصنیف ''رود کوثر'' میں غیر مورخانہ باتیں لکھی تھیں۔ ڈاکٹر غلام مصطفٰی خاں صاحب نے جن کا مؤرخانہ تعاقب کرتے ہوئے ایک محققانہ کتاب ''حضرت مجدد الف ثانی ـــــ ایک تحقیقی جائزہ'' (کراچی ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء پیش کی۔

(۲) ایک بزرگ نے حضرت مجدد کی تعلیمات کو افیون سے تعبیر کیا ہے اور یہ خیال نہیں فرمایا کہ جو کام وہ تیس سال برس میں نہ کر سکے حضرت مجدد نے وہ کام چند برسوں میں کر دیئے اور آنے والی صدیوں کو اتنا متاثر کیا کہ مصلح کسی نہ کسی انداز میں متاثر نظر آتا ہے۔

(۳) ہبریو یونیورسٹی یروشلم میں اسلامک کلچر کے لیکچرر، ڈاکٹر یوحنا فریڈمین نے انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز میکگل یونیورسٹی (کینڈا) سے حضرت مجدد پر ڈاکٹریٹ کیا ہے۔ انہوں نے شیخ احمد سرہندی کے عنوان سے انگریزی میں ایک مقالہ پیش کیا جو ۱۹۷۱ء میں لندن میں طبع ہوا اسکی قیمت تقریباً دس ڈالر (سو روپے) ہے۔ محترم بشیر احمد خاں صاحب کی عنایت سے لندن سے راقم کو یہ مقالہ وصول ہوا۔

اس مقالے میں فریڈمین نے حضرت مجدد کے بارے میں منفی انداز فکر اختیار کیا ہے۔ اکبری پالیسی کے خلاف حضرت مجدد کی مساعی، پھر جہانگیری، شاہجہاں اور آخر میں اورنگ زیب عالمگیر پر آپ کے اور آپ کی تعلیمات کے اثرات کو زیر بحث لایا گیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی غیر مؤرخانہ کوشش کی ہے کہ دوسرے مورخین نے اس بارے میں جو مثبت انداز فکر اختیار کیا ہے، صحیح نہیں ـــــ سترھویں صدی عیسوی میں حضرت مجدد کے خلاف جو کچھ لکھا گیا۔ فریڈمین نے اس کو بھی ابھارا ہے اور یہ بتایا ہے کہ حضرت مجدد کو جو عالمی، سیاسی اور روحانی پیشوا بنا کر پیش کیا جا رہا ہے، یہ خیال بیسویں صدی عیسوی کی پیداوار ہے۔ راقم کے خیال میں بنیادی طور پر یہ مقالہ ان اثرات کو زائل کرنے کے لئے لکھا گیا ہے جو گزشتہ تیس برسوں میں حضرت مجدد پر شاندار کام کے نتیجے میں مرتب ہوئے، کینیڈا کی مکگل یونیورسٹی میں اسی قسم کے کام ہوتے ہیں (مسعود)

حضرت مجدد کی باقیات صالحات (اولاد امجاد):

حضرت مجدد کی باقیاتِ صالحات میں اولادِ امجاد، تصانیف اور خلفاء یادگار رہیں —— اولاد میں سات صاحبزادے ہوئے جن میں سے پانچ حضرت مجدد کی حیات ہی میں انتقال کر گئے، باقی دو صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمہ (م ۱۰۷۰ھ/۱۶۶۰ء) اور حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ (م ۱۰۷۹ھ/۱۶۶۸ء) نے بڑا نام پیدا کیا —— اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے ان دونوں صاحبزادگان سے گہرے مراسم تھے۔[۱] —— بلکہ حضرت عالمگیر، خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ سے شرف بیعت رکھتے تھے۔[۲] —— ایک اور موقع پر خواجہ موصوف نے عالمگیر کی درخواست پر اپنے صاحبزادے خواجہ سیف الدین (م ۱۰۹۶ھ/۱۶۸۴ء) کو عالمگیر کے اصلاح باطن کے لئے لال قلعہ، دہلی بھیجا جہاں انہوں نے قیام فرما کر عالمگیر کی رُوحانی تربیت فرمائی۔[۳]

—— حضرت اورنگزیب عالمگیر نے پورے عالم اسلام پر احسان کیا ہے کہ انہوں نے نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ کیا اور دو لاکھ کے خرچ سے ''فتاویٰ عالمگیری'' مرتب کرائی جو آج بھی فقہ حنفیہ کا ایک عظیم ماخذ ہے اور خانوادۂ مجددیہ کا عالمگیر پر احسان ہے۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حضرت مجدد اور ان کے اخلاف کا عالمِ اسلام پر احسان ہے —— خاندانِ مجددیہ اور عالمگیر کے تعلقات پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر شیخ محمد اکرام نے لکھا ہے:

''تاریخی حیثیت سے اورنگزیب عالمگیر اور حضرت مجدد کے خاندان کے درمیان حتمی طور پر روابط تھے اور یہ حقیقت قابل توجہ ہے کہ قریباً وہ تمام اقدامات جو اورنگزیب کی مذہبی پالیسی سے متعلق تھے۔ حضرت مجدد نے اپنے مکتوبات میں ان سب اقدامات کی پرزور تبلیغ فرمائی تھی۔[۴]
(انگریزی ترجمہ)

۱۔ ملاحظہ فرمائیں: (ا) مکتوبات سعیدیہ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء
(ب) مکتوبات معصومیہ، مطبوعہ لکھنو، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء

۲۔ محمد امین: مقامات احمدیہ وملفوظات معصومیہ، ص: ۱۰۸

۳۔ (ا) مکتوبات معصومیہ، دفتر سوم، مکتوب ۲۲۷
(ب) مستعد خاں: مآثر عالم گیری، مطبوعہ کلکتہ، ۱۲۸۷ھ/۱۸۷۰ء، ص: ۸۴

۴۔ محمد اکرام: ہسٹری آف مسلم سویلیزیشن ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ لاہور ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء، ص: ۲۷۱۔

حضرت مجدد کی تصانیف:

حضرت مجدد کی تصانیف میں ان کے فارسی مکتوبات شریف زیادہ مشہور ہوئے، یہ تین جلدوں پر مشتمل ہیں اور علوم و معارف کا خزینہ ہیں۔ ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء میں ان کا عربی ترجمہ مکہ مکرمہ سے شائع ہوا۔ فارسی اور اردو ترجمہ کے متعدد ایڈیشن پاکستان و ہندوستان اور ترکی سے شائع ہو چکے ہیں۔

مکتوبات شریف کے علاوہ مندرجہ ذیل تصانیف آپ سے یادگار ہیں:

- اثبات النبوۃ
- شرح رباعیاتِ خواجہ بیرنگ
- مبدا و معاد
- رسالہ جذب و سلوک
- رسالہ در مسئلہ وحدۃ الوجود
- مکاشفات غیبیہ
- آداب المریدین
- رسالہ مقصود الصالحین
- رسالہ تعیین والاتعین
- رد الرفضہ
- معارفِ لدنیہ
- رسالہ علمِ حدیث وغیرہ وغیرہ

حضرت مجدد کی بیشتر نگارشات کی حیثیت خالص تخلیقی ہے۔ ایسی تخلیق بقول اقبال جس کا انگریزی میں ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور انگریزی زبان بایں ہمہ وسعت و ہمہ گیری ایسے الفاظ سے خالی ہے جو افکار مجددیہ کی ترجمانی کر سکیں۔[۱]

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے خلفاء:

حضرت مجدد کے خلفاء کی تعداد بھی کم نہیں، خلفاء میں صاحبزادگان کے علاوہ یہ حضرات زیادہ مشہور ہیں:

☆ خواجہ محمد ہاشم کشمی ☆ خواجہ میر محمد نعمان بُرہانپوری ☆ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی ☆ شیخ محمد طاہر لاہوری ☆ شیخ آدم بنوری ☆ شیخ بدرالدین سرہندی وغیرہ وغیرہ۔

حضرت مجدد کو خراج تحسین:

حضرت مجدد کے عہد مبارک سے لے کر آج تک بے شمار علماء و صوفیہ نے آپ کو خراج

---

[۱] تشکیل جدید الٰہیات، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء، ص: ۲۹۸-۲۹۹

6 **جمیل احمد** حضرت مجدد کے بارے میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے خراج عقیدت کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''امام الہند، شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنی تصنیف کلماتِ طیبات میں آپ کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ نے اسلامی فکر میں بہت سی ناہمواریوں کو درست فرمایا، آپ باطنی رہنمائی کے لئے مثالی نمونہ تھے اور آپ نے بہت سے حقائق مخصوصہ کو واشگاف فرمایا۔ ۱؎ (ترجمہ انگریزی)

7 **ڈاکٹر زبید احمد** لکھتے ہیں:

''شیخ احمد سرہندی کو بجا طور پر مجدد الف ثانی کہا جاتا ہے کیونکہ آپ نے دوسرے ہزارے کے مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونکی اور نہایت کامیابی کے ساتھ اکبر اعظم کی ملحدانہ سرگرمیوں کا مقابلہ کیا۔ ۲؎ (ترجمہ انگریزی)

۱؎ جمیل احمد: ہنڈرڈ گریٹ مسلمز، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء، ص: ۴۲۳

۲؎ زبید احمد: دی کنٹری بیوشن آف انڈیا ٹو عربک لٹریچر، مطبوعہ الٰہ آباد، ۱۹۴۵ء، مقدمہ XXIX

ایس-ایم-اکرام: اے شارٹ ہسٹری آف ہندو پاکستان، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء
اشتیاق حسین، ڈاکٹر: مقدمہ ہسٹری آف دی فریڈم مومنٹ، جلد اول، مطبوعہ کراچی، ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء
اشتیاق حسین، ڈاکٹر: دی مسلم کمیونٹی آف انڈو پاک سب کونٹیمٹ، مطبوعہ ہیگ، ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء
بدرالدین سرہندی: حضرات القدس، مطبوعہ لاہور، ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء
بدرالدین سرہندی: وصال احمدی، مطبوعہ سیالکوٹ، ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء
ثناءاللہ پانی پتی: ارشاد الطالبین، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء
جمیل احمد، خواجہ: ہنڈرڈ گریٹ مسلمز، مطبوعہ لاہور
جہانگیر بادشاہ وغیرہ: تزک جہانگیری (ترجمہ اردو) مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء
جی الانا: آور فریڈم فائٹرس، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء
حامد رضا خاں، مولانا: سلامۃ اللہ لاھل السنۃ من سبیل الرضاد والفتنۃ، ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۳ء، مطبوعہ دہلی
حبیب اللہ خاں شروانی: قرۃ العین، مطبوعہ حیدرآباد دکن، ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء
حسین احمد دیوبندی، مولانا: الشھاب الثاقب علی المسترق الکاذب، مطبوعہ دیوبند، ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء
حفیظ ملک، ڈاکٹر: مسلم نیشنلزم ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ واشنگٹن، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء
محمد قاسم ہندوشاہ: تاریخ فرشتہ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء
محمد مجیب، پروفیسر: انڈین مسلمز، مطبوعہ لندن، ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء
محمد مسعود احمد، پروفیسر: فاضل بریلوی اور ترک موالات، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء
محمد مسعود احمد، پروفیسر: تاریخ آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء
محمد معصوم، خواجہ: مکتوبات معصومی، قلمی، جلد اول، مکتوبہ ۱۱۵۰ھ/۱۷۳۷ء

جلد دوم ۱۱۱۰ھ/۱۶۹۸ء ـــــ جلد سوم ۱۱۳۰ھ/۱۷۱۷ء

محمد منظور نعمانی: تذکرہ مجدد الف ثانی، مطبوعہ لکھنؤ ۱۹۷۸ء/۱۹۵۸ء

محمد یسین، ڈاکٹر: اے سوشل ہسٹری آف اسلامک انڈیا، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء

محمد ہاشم خافی خان: منتخب اللباب (ترجمہ اردو) مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء

محمد ہاشم کشمی، خواجہ: زبدۃ المقامات، مطبوعہ کانپور، ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء

مصطفےٰ رضا خاں، مولانا: مقتل کذب وکید، مطبوعہ بریلی، ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۳ء

مینوکی نکولس: فسانۂ سلطنت مغلیہ، مطبوعہ آگرہ، ۱۳۳۹ھ/۱۹۱۳ء

نظام الدین: طبقات اکبری، مطبوعہ لکھنؤ، ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء

نظامی بدایونی: قاموس المشاہیر، جلد اول، مطبوعہ دہلی، ۱۳۴۳ھ/۱۸۲۴ء

وکیل احمد سکندر پوری: ہدیۂ احمدیہ، مطبوعہ دہلی، ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء

ہاشمی فرید آبادی: تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت، جلد اول، مطبوعہ کراچی

یوحنا فریڈمین: شیخ احمد سرہندی، مطبوعہ لندن، ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء

محمد عبدالحکیم خان اختر شاہجہاں پوری: تجلیات امام ربانی، مطبوعہ ۱۹۷۸ء لاہور

مصنف کی حضرت مجدد علیہ الرحمہ پر نگارشات

تصانیف:

1-	حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	مطبوعہ سیالکوٹ ۱۹۸۰ء
2-	سیرت مجدد الف ثانی	مطبوعہ کراچی ۱۹۸۴ء
3-	حضرت مجدد الف ثانی (حالات و افکار و خدمات)	مطبوعہ کراچی ۱۹۹۵ء
4-	صراط مستقیم	مطبوعہ کراچی ۱۹۹۶ء
5-	مجدد ہزارہ دوم	مطبوعہ کراچی ۱۹۹۷ء

مقالات:

1	شیخ احمد سرہندی ☆ ماہنامہ "معارف" اعظم گڑھ ☆ ماہنامہ "الفرقان" لکھنؤ ☆ ماہنامہ "دعوت تنظیم الاسلام"، گوجرانوالہ	جون ۱۹۶۲ء تا فروری ۱۹۶۳ء جنوری ۱۹۶۲ء تا اپریل ۱۹۶۲ء ۱۹۹۲ء
2	علامہ اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی ☆ اقبال ریویو، کراچی ☆ مخزن، ہالا	جنوری ۱۹۶۴ء
3	اقبال کے فلسفہ خودی میں مقام عبدیت، "اقبال ریویو"، کراچی	جولائی ۱۹۶۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے احوال و معارف پر

ایک تحقیقی کتاب

تجلیاتِ امام ربانی

مصنف:

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے ؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۴

بیاد

شیخ الاسلام مفتی اعظم ہند علامہ شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتحپوری، دہلی

نام کتاب ——— **تجلیات امام ربانی**

مصنف ——— پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد - ایم - اے - پی - ایچ - ڈی

پروف ریڈنگ ——— محمد عبدالستار طاہر مسعودی

صفحات ——— ۳۲

تعداد ——— ۱۱۰۰

سن اشاعت اول ——— صفر المظفر ۱۴۲۲ھ / مئی ۲۰۰۱ء

سن اشاعت دوم ——— ربیع الاول ۱۴۲۶ھ / اپریل ۲۰۰۵ء

حروف ساز ——— الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ، لاہور فون: 7154080

قیمت ———

نوٹ:- شائقین مطالعہ /- روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں-

رابطہ

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

نئی آبادی، مجاہد آباد، مغلپورہ، لاہور، پاکستان، کوڈ نمبر ۵۴۸۴۰

فہرس

۱	سیرت مجدد الف ثانی کے ماہ و سال —	۳
۲	تجلیات امام ربانی	۹
	● — حضرت مجدد کا سلسلۂ نسب	۱۰
	● — تحصیل علم	۱۱
	● — سلسلۂ طریقت	۱۲
	● — اصلاحی کوششوں کا آغاز	۱۲
	● — عہد اکبری کا تاریخ میں ذکر	۱۴
	● — حضرت مجدد کی تین مقاصد کے لئے جدوجہد	۱۶
	● — حضرت مجدد کی جدوجہد کے مختلف ادوار	۲۰
	● — حضرت مجدد کی جانبازی اور اصلاحات	۲۱
	● — حضرت مجدد کی باقیات صالحات (اولاد امجاد)	۲۴
	● — حضرت مجدد کی تصنیفات	۲۵
	● — حضرت مجدد کے خلفاء	۲۵
	● — حضرت مجدد کو خراج تحسین	۲۵
۳	مآخذ و مراجع	۲۹
۴	مصنف کی حضرت مجدد پر نگارشات	۳۲
۵	نظم — بحضور مجدّد اعظم	

سیرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ماہ و سال

۱	اکبر کے تخت نشین ہونے کا اعلان	۱۲ ربیع الثانی ۹۶۳ھ/ ۱۵۵۶ء
۲	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی سرہند شریف میں پیدائش	۱۴ شوال ۹۷۱ھ/ ۱۵۶۳ء
۳	راجہ بہاری مل کی بیٹی کے بطن سے جہانگیر کی پیدائش	۱۷ ربیع الاول ۹۷۷ھ/ ۱۵۶۹ء
۴	مشہور قادری بزرگ شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	۹۸۱ھ/ ۱۵۷۳ء
۵	حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی علوم عقلیہ و نقلیہ میں سند فراغت	۹۸۸ھ/ ۱۵۸۰ء
۶	حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی پہلی مرتبہ اکبر آباد (آگرہ) تشریف آوری	۹۹۳ھ/ ۱۵۸۳ء
۷	راجہ بھگوان داس کی بیٹی کے ساتھ جہانگیر کی شادی	۹۹۳ھ/ ۱۵۸۳ء
۸	رسالہ ''اثبات النبوۃ'' کی تصنیف	۹۹۴ھ/ ۱۵۸۶ء
۹	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی شادی خانہ آبادی	۹۹۷ھ/ ۱۵۸۹ء
۱۰	آپ کے فرزند اکبر خواجہ محمد صادق علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت	۱۰۰۰ھ/ ۱۵۹۱ء
۱۱	''کوائف مذہب شیعہ'' کے تاریخی نام سے روافض کا رد لکھا	۱۰۰۲ھ/ ۱۵۹۳ء

۱۲	”سواطع الالہام“ کے نام سے فیضی نے اپنی تفسیر قرآن مکمل کی	۱۰۰۲ھ/۱۵۹۳ء
۱۳	ابوالفیض فیضی کا انتقال	۱۰۰۴ھ/۱۵۹۵ء
۱۴	حضرت مجدد کے دوسرے فرزند خواجہ محمد سعید علیہ الرحمہ کی ولادت	۱۰۰۵ھ/۱۵۹۶ء
۱۵	آپ کے والد محترم خواجہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	۱۰۰۷ھ/۱۵۹۸ء
۱۶	آپ کے تیسرے فرزند اور جانشین خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت	۱۰۰۷ھ/۱۵۹۸ء
۱۷	پہلی مرتبہ دہلی تشریف آوری اور خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہو کر انتہائی کمال حاصل کیا	۱۰۰۸ھ/۱۵۹۹ء
۱۸	شاہ سکندر کیتھلی علیہ الرحمہ نے حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۶۱ھ/۱۱۶۴ء) کا خرقہ خلافت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچایا	۱۰۰۸ھ/۱۵۹۹ء
۱۹	حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں دوسری بار حاضری	۱۰۰۹ھ/۱۶۰۰ء
۲۰	”رسالہ تہلیلیہ“ کی تصنیف	۱۰۱۰ھ/۱۶۰۱ء
۲۱	آپ کے چوتھے فرزند خواجہ محمد فرخ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت	۱۰۱۰ھ/۱۶۰۱ء
۲۲	رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست خاص سے آپ کو خلعت قیومیت پہنائی	۱۹/ربیع الاول ۱۰۱۱ھ/۱۶۰۲ء
۲۳	اکبر کو گمراہ کرنے والے ابوالفضل علامی کو قتل کروایا گیا	۱۰۱۱ھ/۱۶۰۲ء

۲۴	تیسری دفعہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری	۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء
۲۵	خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	۲۵ر جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء
۲۶	وصال خواجہ کے وقت لاہور سے فوراً تعزیت کی غرض سے چوتھی دفعہ دہلی تشریف آوری	۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء
۲۷	اپنے پیر و مرشد خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں شمولیت کی غرض سے پانچویں مرتبہ دہلی تشریف آوری	۱۰۱۳ھ/۱۶۰۴ء
۲۸	''شرح رباعیات نامی'' رسالہ تحریر فرمایا	(غالباً) ۱۰۱۳ھ/۱۶۰۴ء
۲۹	اکبر بادشاہ کا انتقال	۱۷ر جمادی الآخر ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء
۳۰	شیخ احمد برکی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت سے سرفراز کر کے تبلیغ دین کے لیے ان کے وطن میں واپس بھیج دیا۔	۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء
۳۱	مولانا صالح کولابی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت دے کر طالقان میں تبلیغ دین کے لئے بھیجا	۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء
۳۲	مولانا قاسم علی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت دے کر ماوراء النہر میں تبلیغ دین کے لئے بھیجا	۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء
۳۳	شیخ یوسف اور شیخ حسن رحمۃ اللہ علیہما کو خلافت سے سرفراز کیا گیا	۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء

٣٤	خراسان، بدخشاں اور توران کے ہزاروں افراد اور کتنے ہی علماء و مشائخ حاضر بارگاہ ہوکر آپ کے ارادت مندوں میں شامل ہوئے۔	۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء
٣٥	شیخ طاہر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت سے سرفراز کیا گیا	۱۰۱۶ھ/۱۶۰۷ء
٣٦	رسالہ ''معارف لدنیہ'' تصنیف فرمایا	۱۰۱۶ھ/۱۶۰۷ء
٣٧	آپ کے پانچویں فرزند خواجہ محمد عیسیٰ علیہ الرحمۃ کی ولادت	۱۰۱۷ھ/۱۶۰۸ء
٣٨	خواجہ میر نعمان علیہ الرحمۃ کو خلافت سے سرفراز کر کے دکن میں تبلیغ دین کیلئے بھیجا	۱۰۱۷ھ/۱۶۰۸ء
٣٩	خواجہ محمد اشرف کابلی اور شیخ میرک رحمۃ اللہ علیہما جیسے مشائخ کی آپ کے حلقہ ارادت میں شمولیت	۱۰۱۹ھ/۱۶۱۰ء
٤٠	رسالہ ''مبداء و معاد'' کی تدوین	۱۰۱۹ھ/۱۶۱۰ء
٤١	فرزند اکبر خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت سے سرفراز فرمایا	۱۰۲۱ھ/۱۶۱۲ء
٤٢	علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۶۷ھ/۱۶۵۷ء) جیسے نابغہ عصر عالم کی آپکے ارادت مندوں میں شمولیت	۱۰۲۲ھ/۱۶۱۳ء
٤٣	شیخ حمید رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت سے نواز کر تبلیغ دین کرنے کی خاطر بنگال بھیجا	۱۰۲۲ھ/۱۶۱۳ء
٤٤	بہت سے جنات کی اپنے بادشاہ سمیت آپ کے دست حق پرست پر بیعت	۱۰۲۲ھ/۱۶۱۳ء

۴۵	مشہور قادری بزرگ شاہ سکندر کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	۱۰۲۳ھ/۱۶۱۴ء
۴۶	آپ کے ساتویں فرزند خواجہ محمد یحییٰ علیہ الرحمہ کی ولادت	۱۰۲۴ھ/۱۶۱۵ء
۴۷	سید مرتضیٰ بخاری گورنر، لاہور کا وصال	۱۰۲۵ھ/۱۶۱۶ء
۴۸	آپکے صاحبزادے خواجہ محمد عیسیٰ علیہ الرحمہ کا مرض طاعون سے وصال	۷/ربیع الاول ۱۰۲۵ھ/۱۶۱۶ء
۴۹	ان سے چند گھنٹے بعد آپکے صاحبزادے خواجہ محمد فرخ علیہ الرحمہ کا اسی مرض سے وصال	۷/ربیع الاول ۱۰۲۵ھ/۱۶۱۶ء
۵۰	اسی مرض سے آپکی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کا وصال	۱۰۲۵ھ/۱۶۱۶ء
۵۱	اسی مرض سے آپکے فرزند اکبر خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	۱۰۲۵ھ/۱۶۱۶ء
۵۲	مولانا یار محمد جدید بدخشی علیہ الرحمہ نے ''مکتوبات امام ربانی'' کا دفتر اول مرتب کیا۔ جس میں 313 مکتوب ہیں	۱۰۲۵ھ/۱۶۱۶ء
۵۳	مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کو ستر آدمی دے کر ترکستان میں تبلیغ دین کرنے کے لئے بھیجا	۱۰۲۶ھ/۱۶۱۷ء
۵۴	مولانا فرخ حسین رحمۃ اللہ علیہ کو چالیس آدمی دے کر عرب، یمن شام اور روم میں تبلیغ دین	

	کرنے کے لئے بھیجا گیا	١٠٢٦ھ/١٦١٧ء
٥٥	مولانا محمد صادق کابلی رحمۃ اللہ علیہ کو دس آدمیوں کا نگران بنا کر کاشغر بھیجا گیا	١٠٢٦ھ/١٦١٧ء
٥٦	شیخ احمد برکی رحمۃ اللہ علیہ کو تیس خلفاء سمیت تبلیغ دین کیلئے توران، بدخشاں اور خراسان بھیجا گیا	١٠٢٦ھ/١٦١٧ء
٥٧	شیخ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کو شاہی لشکر میں تبلیغ دین پر مامور فرمایا	١٠٢٧ھ/١٦١٨ء
٥٨	مولانا عبدالحی حصاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''مکتوبات امام ربانی'' کے دوسرے دفتر کو ''نورالخلائق'' کے تاریخی نام سے مرتب کیا۔اس دفتر میں 99 مکتوبات ہیں	١٠٢٧ھ/١٦١٨ء
٥٩	سرمایہ ملت کے اس نگہبان کو گوالیار قلعے میں محبوس کر دیا گیا	١٠٢٨ھ/١٦١٨ء
٦٠	تقریباً ایک سال بعد آپ کو رہا کر کے لشکر کے ساتھ رکھا گیا	١٠٢٩ھ/١٦١٩ء
٦١	خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مکتوبات امام ربانی'' کے تیسرے دفتر کو ''معرفت الحقائق'' کے تاریخی نام سے مرتب کیا	١٠٣١ھ/١٦٢١ء
٦٢	وصال سے تقریباً ایک سال پہلے آپ کی پابندی سے رہائی	١٠٣٣ھ/١٦٢٣ء
٦٣	سرمایہ ملت کے اس عدیم المثال نگہبان کا وصال پر ملال	٢٨ صفر ١٠٣٤ھ/١٦٢٤ء

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ O

ترتیب وتدوین:۔علامہ محمد عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ

مترجم ومحشی کتب احادیث، مطبوعہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برصغیر پاک و ہند میں بہت سے مفکرین و مجددین ہوئے جن میں چار نہایت ممتاز ہیں:

1. شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی (م-۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء)
2. حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م-۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء)
3. حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی (م-۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء)
4. ڈاکٹر محمد اقبال سیالکوٹی (م-۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء)

ان چاروں مفکرین میں بعض حیثیات سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نمایاں نظر آتے ہیں-مختلف محققین نے حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے اس امتیاز کی طرف اشارہ کیا ہے- چنانچہ ڈاکٹر شیخ محمد اکرام نے لکھا ہے:

"شیخ احمد ـــــ جو شاہ ولی اللہ اور اقبال سے پہلے اسلامی ہند کے نہایت طاقتور مفکر گزرے ہیں ـــــ نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ عالم اسلام کے علماء صوفیہ میں اعلیٰ ترین مقام کے مالک ہیں (ترجمہ انگریزی)"[1]

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی علمی اور روحانی فضیلت کو پاک و ہند کے اکثر علماء و صوفیہ نے سراہا ہے اور اپنی تصانیف میں جابجا آپ کی کتابوں سے حوالے دیئے ہیں- چودھویں صدی کے جلیل القدر عالم و فقیہ، حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے اپنی تصانیف میں آپ کے اقوال و ارشادات سے استدلال فرمایا ہے-[2] اسی طرح ان کے صاحبزادے حجۃ الاسلام

---

[1] ایس ایم اکرام: مسلم سولیزیشن ان انڈیا اینڈ پاکستان مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء، ص: ۲۷۰

[2] (ا) احمد رضا خاں: انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ؟ / انوار القمر من یم صلوٰۃ الاسرار (۱۳۰۵ھ / ۱۸۸۷ء) مطبوعہ بریلی، ص: ۳۸

(ب) احمد رضا خاں - الهاد الکاف فی حکم الضعاف (۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۵ء) مطبوعہ لاہور، ص: ۱۲۶

(ج) احمد رضا خاں: الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ (۱۳۱۲ھ / مطبوعہ کلکتہ ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۵ء)، ص: ۴۸، ۵۱، ۵۲

مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) نے بھی استدلال کیا ہے [۱] اور دوسرے صاحبزادے مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا خاں مدظلہ العالی نے مولانا عبدالغفار رام پوری کی کتاب ''آثار المبتدین لاهدام حبل الله المتین'' کا تعاقب کرتے ہوئے حضرت مجدد علیہ الرحمہ کا دفاع کیا ہے۔ [۲]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے بارے میں بعض حضرات نے جو یہ لکھا ہے کہ آپ نے خود دعویٰ تجدید [۳] فرمایا، صحیح نہیں۔ امام احمد رضا خاں بریلوی کے متعلق بھی بعض لوگوں نے اسی قسم کا اظہار خیال کیا ہے، جو صحیح نہیں۔ [۴] حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے عہد مبارک میں سیالکوٹ کے ایک جلیل القدر عالم ،مُلّا عبدالحکیم سیالکوٹی (م۔ ۱۰۶۸ھ/ ۱۶۵۷ء) نے حضرت مجدد کے نام ایک مکتوب میں اس لقب سے نوازا۔ [۵] پھر یہ لقب زبان زد خاص و عام ہو گیا، حتیٰ کہ آپ کے نام نامی پر غالب آ گیا۔

حضرت مجدد کا سلسلۂ نسب:

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا سلسلہ نسب ۲۹ واسطوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ حضرت مجدد کے چودھویں جد سلطان شہاب الدین المعروف فرخ علی شاہ کابلی، والی کابل تھے۔ [۶] پانچویں جد حضرت امام رفیع الدین، شیخ جلال الدین

---

[۱] حامد رضا خاں: سلامۃ اللہ لاھل السنۃ من سیل العناد فی الفتنہ ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۳ء) مطبوعہ بریلی، ص: ۵۷

[۲] مصطفےٰ رضا خاں: مقتل کذب وکید، مطبوعہ بریلی ۱۳۳۲ھ، ص: ۵۵، ۵۶

[۳] نظامی بدایونی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے (ملاحظہ ہو قاموس المشاہیر، جلد اول، مطبوعہ بدایون، ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء، ص: ۶۷-- اسی طرح فیض عالم صدیقی نے بھی یہی بات لکھی ہے (ملاحظہ ہو اختلاف امت کا المیہ، حصہ دوم، جہلم ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۲ء، ص: ۲۸۰۔

[۴] مولوی حسین احمد دیوبندی نے یہ الزام لگایا ہے اور امام احمد رضا کو دجال المجددین لکھا ہے (الشہاب الثاقب، ص: ۴۲) حالانکہ علمائے حرمین شریفین میں شیخ موسیٰ علی شامی دردیری مدنی نے آپ کو المجدد لھذہ الامہ تحریر فرمایا ہے۔ (الفیوضات الملکیہ ص: ۴۶۲) اور حافظ الکتب الحرم شیخ اسماعیل بن سید خلیل مکی نے تو یہاں تک لکھا ہے۔ بل اقول لو قیل فی حقه انه مجدد هذا القرن لکان حق و صدقا (حسام الحرمین، ص: ۱۴۰، ۱۴۱)

[۵] وکیل احمد سکندر پوری: ہدیہ مجددیہ، مطبوعہ دہلی ۱۳۰۹ھ/ ۱۸۹۱ء) ص: ۹۸۔

[۶] شاہ محمد فضل اللہ: عمدۃ المقامات، مطبوعہ لاہور ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء) ص: ۹۹۔

بخاری (م-۷۸۵ھ/۱۳۸۳ء) کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے اور سہرند (سرہند) آباد کیا[1]
اسی شہر میں ۹۷۱ھ میں حضرت مجدد کی ولادت ہوئی-

حضرت مجدد کے والد کا اسمِ گرامی شیخ عبدالاحد (م-۱۰۰۷ھ/۱۵۹۸ء) تھا-شیخ عبدالقدوس گنگوہی (م-۹۴۴ھ/۱۵۳۷ء) کے صاحبزادے شیخ رکن الدین (م-۹۸۳ھ/۱۵۷۵ء) سے آپ کو سلسلہ قادریہ چشتیہ میں اجازت و خلافت حاصل تھی-[2]-حضرت شیخ عبدالاحد جلیل القدر عالم و عارف تھے-

تحصیل علم:

حضرت مجدد نے بیشتر علوم اپنے والد سے حاصل کیے- ان کے علاوہ مولانا کمال الدین کشمیری، مولانا یعقوب کشمیری اور قاضی بہلول بدخشی وغیرہ سے علوم معقول و منقول کی تحصیل فرمائی-[3]- اسارت قلعہ گوالیار کے زمانے (۱۰۲۸ھ/۱۰۲۹ھ) میں قرآن کریم حفظ کیا-[4]تحصیل علم سے فارغ ہونے کے بعد تقریباً ۹۹۸ھ میں دارالسلطنت اکبرآباد (آگرہ) تشریف لائے اور یہاں دربار اکبری کی دو اہم شخصیتوں یعنی ابوالفضل اور فیضی کے ساتھ صحبتیں رہیں-فیضی کی تفسیر "سواطع الالہام" (۱۰۰۲ھ/۱۵۹۳ء) میں ایک جگہ آپ نے اس کی مدد بھی کی-[5]لیکن بعد میں ان دونوں بھائیوں کی بے راہ روی کی وجہ سے حضرت مجدد نے کنارہ کشی اختیار کر لی-حضرت مجدد اپنے والد ماجد شیخ عبدالاحد کے ہمراہ اکبرآباد سے واپس سرہند روانہ گئے-راستے میں تھانیسر کے شیخ سلطان کی لڑکی سے حضرت مجدد کا عقد ہو گیا-شیخ سلطان، اکبر بادشاہ کے مقربین میں سے تھے-[6]

---

[1] محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، مطبوعہ لاہور ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء) ص:۸۹-۹۱-

[2] محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، ص:۹۶-۱۰۳

[3] محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، ص:۱۲۸-

[4] مجدد الف ثانی: مکتوبات شریف، دفتر سوم، مکتوب ۴۳،

[5] محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، ص:۱۳۲

[6] محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، ص:۱۵۹

اس طرح اہل خانہ کا شاہی دربار سے ایک گونہ تعلق ہو گیا اور تبلیغ وارشاد کی ایک نئی راہ کھل گئی۔

سلسلہ طریقت:

حضرت مجدد کا سلسلہ طریقت متعدد واسطوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچتا ہے: ☆ سلسلہ نقشبندیہ ۲۱ واسطوں سے ☆ سلسلہ قادریہ ۲۵ واسطوں سے اور ☆ سلسلہ چشتیہ ۲۷ واسطوں سے۔ [۱] ــــــ سلسلہ چشتیہ میں والد ماجد شیخ عبدالاحد سے بیعت تھے اور اجازت و خلافت حاصل تھی۔ ــــــ سلسلہ قادریہ میں شاہ کمال کیتھلی سے خرقہ خلافت حاصل تھا۔[۲] ــــــ ۱۰۰۸ھ میں حضرت خواجہ باقی باللہ (م-۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء) سے مستفیض ہو کر سلسلہ نقشبندیہ میں اجازت وخلافت حاصل کی[۳] اور آسمان علم وعرفان پر آفتاب بن کر چمکے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ کی نظر میں جو حضرت مجدد کا مقام ومرتبہ تھا وہ ''زبدۃ المقامات''[۴] ''حضرات القدس'' اور ''مجمع الاولیاء'' وغیرہ معاصر کتب تاریخ وسیر سے واضح ہوتا ہے۔

اصلاحی کوششوں کا آغاز:

حضرت مجدد کی اصلاحی کوششوں کا آغاز اکبر بادشاہ کے عہد حکومت سے ہوا اور جہانگیر بادشاہ کے عہد حکومت میں یہ کوششیں بارآور ہوئیں۔ اسی عہد میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کی اصلاحی کوششوں کا جائزہ لینے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کا تاریخی پس منظر پیش کر دیا جائے تاکہ ان کی صحیح قدر وقیمت کا اندازہ ہو سکے۔

---

۱ مجدد الف ثانی: مکتوبات شریف، دفتر سوم، مطبوعہ امرتسر ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ء) مکتوب ۸۷

۲ محمد ہاشم کشمی، زبدۃ المقامات، ص: ۱۳۵

۳ (ا) آدم بنوری: خلاصۃ المعارف، مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری لندن (۱۰۳۵ھ/۱۰۳۷ھ) ورق ۳

(ب) محمد حسین مرادآبادی: انوار العارفین (۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء) مطبوعہ لکھنؤ ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء) ص: ۴۴۸-۴۴۹)

۴ محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، مطبوعہ کانپور، ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء) ص: ۲۱۸، ۲۱۹۔

پہلے دور[1] میں اکبر ایک مخلص مسلمان کی حیثیت سے سامنے آتا ہے ——— دوسرے دور میں فتح پور سیکری میں عبادت خانے کی تعمیر ہوتی ہے، جہاں علمائے اسلام مباحث علمیہ میں مصروف نظر آتے ہیں، رفتہ رفتہ یہاں عیسائی پادریوں اور ارباب عقل کا عمل دخل ہو جاتا ہے اور بات بگڑنے لگتی ہے ——— دوسرا دور تیسرے دور کا نقطہ آغاز تھا ——— تیسرے دور میں دین الٰہی کا آغاز ہوا اور وہ کچھ ہوا جو ناگفتنی ہے، ہر وہ کام کیا جانے لگا جو اسلام کے سراسر منافی ہے مثلاً

- ——— کلمہ طیبہ میں "محمد رسول اللہ" کی جگہ "اکبر خلیفۃ اللہ" پڑھا جانے لگا۔
- ——— گائے کی قربانی پر پابندی لگا دی گئی۔
- ——— خنزیر اور کتوں کا احترام ہونے لگا۔
- ——— شراب اور جوا عام ہو گیا۔
- ——— اکبر نے علماء کو بالجبر شراب پلائی۔
- ——— عورتوں کی بے حجابی عام ہو گئی۔
- ——— پردہ پر پابندی لگا دی گئی۔
- ——— زمین بوس کے نام سے سجدہ کا آغاز کیا گیا۔
- ——— عالم و عامی سب بادشاہ کے آگے سجدہ ریز ہونے لگے۔
- ——— بعض مساجد ڈھا دی گئیں اور مدارس عربیہ مسمار کر دیے گئے۔
- ——— داڑھیاں منڈوا دی گئیں۔
- ——— شعائر اسلام کا برسرِ عام مذاق اڑایا جانے لگا ———

[1] عہد اکبری کو مندرجہ ذیل ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

پہلا دور ———: ۹۶۳ھ/۱۵۵۶ء تا ۹۸۳ھ/۱۵۷۵ء

دوسرا دور ———: ۹۸۳ھ/۱۵۷۵ء تا ۹۸۹ھ/۱۵۷۸ء

تیسرا دور ———: ۹۹۰ھ/۱۵۸۲ء تا ۱۰۱۳ھ/۱۶۰۵ء

[2] ملاحظہ فرمائیں: منتخب التواریخ، مطبوعہ لاہور ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء، ص: ۲۶۱، ۳۲۲، ۳۶۶، ۴۷۱، ۴۹۹، ۵۲۹، وغیرہ وغیرہ۔

اس ساری خرابی میں بعض علمائے دین کی باہمی چپقلش، دنیا سے محبت، مختلف ادیان کے علماء کی اکبر سے ملاقات، اکبر کی جہالت و بے علمی، ہندو عورتوں کی حرم شاہی میں شمولیت اور ہندو سیاست کا بڑا دخل ہے——

عہد اکبری کا تاریخ میں ذکر:

۱ عہد اکبری کے ایک بے باک و نڈر مورخ، ملا عبدالقادر بدایونی نے اپنی کتاب ''منتخب التواریخ'' میں عہد اکبری کے چشم دید پوست کندہ حالات لکھے ہیں——

۲ عہد اکبری کے مشہور شاعر ملا شبری سیالکوٹی نے تو اپنے فارسی قطعہ میں اکبر کے دعویٰ نبوت اور دعویٰ الوہیت کا ذکر کیا ہے

بادشاہ امسال دعویٰ نبوت کردہ است
گر خدا خواہد پس از سالے خدا خواہد شدن [1]

۳ عہد اکبری کے مورخ نظام الدین احمد نے ''طبقات اکبری'' [2] (۱۰۰۱ء) میں اس محضر نامہ کا ذکر کیا ہے [3] جو اکبر کے دعویٰ نبوت کی تمہید ثابت ہوا۔ لیکن نظام الدین احمد نے بڑی احتیاط سے قلم اٹھایا ہے ایک جابر و قاہر بادشاہ کے ہوتے کھل کر لکھنا کوئی آسان کام نہ تھا——

۴ ابوالفضل کی ''آئین اکبری'' [4] سے اکبر کی بے راہ روی سے متعلق بہت سی باتوں کا بالواسطہ علم ہوتا ہے۔ ابوالفضل کا انداز مورخانہ نہیں، خوشامدانہ ہے۔ [5] —— ابوالفضل نے ''اکبر نامہ'' [6] میں بھی یہی طرز اختیار کیا ہے مگر پھر بھی بہت سے سربستہ راز معلوم ہو جاتے ہیں۔

---

۱ (ا) ہاشمی فرید آبادی: تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت، مطبوعہ کراچی، ص: ۲۶۹، بحوالہ منتخب التواریخ، جلد سوم، ص: ۲۵۳۔
(ب) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اکبر کے انتقال پر شیخ فرید بکاری کے نام جو تعزیتی خط ارسال فرمایا ہے اس سے اکبر کے دعویٰ نبوت کی تصدیق ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔
عبدالحق مجموعہ مکاتیب والرسائل، مطبوعہ دہلی، ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۳ء)، ص: ۱۴۳-۱۴۷- (مسعود)
۲ طبقات اکبری، مطبوعہ لکھنو، ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء) ۳ ایضاً، ص: ۳۴۳-۳۴۴
۴ آئین اکبری، مطبوعہ حیدرآباد دکن، (۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء)
۵ مورلینڈ نے ابوالفضل کی خوشامد و چاپلوسی کا ذکر کیا ہے (ملاحظہ فرمائیں: اے شارٹ ہسٹری آف انڈیا، مطبوعہ لندن، ۱۹۵۷ء، ص: ۲۱۲)
۶ اکبر نامہ، مطبوعہ لکھنو، ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء)

۵ عہد جہانگیری کے مورخ محمد قاسم ہندو شاہ استر آبادی نے اپنی "تاریخ فرشتہ"[1] میں (۱۶۰۶ء تا ۱۶۱۱ء) اکبر کے بعض چشم دید حالات لکھے ہیں مگر حالات کے دباؤ کی وجہ سے اس نے بہت سی باتوں کو چھپایا ہے،——

۶ اس عہد کی ایک اور کتاب "خلاصۃ المعارف فی اسرار العقائد" (۱۰۳۵ھ/۱۰۳۷ھ) میں شیخ آدم بنوری علیہ الرحمہ نے بہت سی گمراہیوں اور برائیوں کا ذکر کیا ہے——

۷ اسی عہد کے ایک مورخ معتمد خان نے "جہانگیر نامہ"[2] میں اکبر کے بعض حالات لکھے ہیں جن کی عہد اکبری کے مورخوں کے بیانات سے تصدیق ہوتی ہے، بالواسطہ بھی اور بلاواسطہ بھی۔

۸ عہد عالمگیری کے مورخ محمد ہاشم خافی خان نے اپنی تاریخ "منتخب اللباب" (حصہ اول) میں بعض ایسے حالات لکھے ہیں جن سے بالواسطہ اکبر کی بے راہ روی کا علم ہوتا ہے، مگر اس نے بعض مقامات پر اکبر کا دفاع کیا ہے۔ اس میں جہانگیر کی شراب سے توبہ، شاہجہان کی شراب نوشی اور پھر توبہ کا ذکر ہے۔

۹ عہد شاہجہانی کے صاحب "دبستانِ مذاہب"[3] نے بھی ایسے حقائق لکھے ہیں، جن سے آخری دور میں اکبر کی بے راہ روی کا اندازہ ہوتا ہے۔ صاحب "دبستانِ مذاہب" ایک ایسا مورخ نظر آتا ہے جس نے ہر قدم پر مورخانہ آن کو قائم رکھا ہے۔ اس نے اپنی کتاب میں ۲۸ سے زیادہ مذاہب و ادیان کا ذکر کیا ہے، پھر بھی یہ اندازہ کرنا مشکل ہے کہ لکھنے والے کا تعلق کس مذہب سے ہے۔ بعض حضرات اس کا نام محسن خانی بتاتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ پارسی تھا، واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰ عہد شاہجہانی کے ایک اطالوی سیاح نکولس مینوکی[4] نے دین الٰہی کی اختراعات کا ذکر

---

[1] تاریخ فرشتہ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء)

[2] جہانگیر نامہ، مطبوعہ لکھنؤ، ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء)

[3] دبستانِ مذاہب، مطبوعہ بمبئی، ۱۲۴۲ھ/۱۸۲۶ء)

[4] نکولس مینوکی ۱۸۵۶ء میں تقریباً ۱۷ سال کی عمر میں آگرے پہنچا اور شہزادہ دارا شکوہ کے ہاں توپخانے میں بھرتی ہو گیا۔ ۱۶۵۸ء میں دارا شکوہ اور اورنگ زیب کے مابین جنگ میں دارا شکوہ کی طرف لڑا۔ دارا کے قتل کے بعد واپس اٹلی چلا گیا۔ (مسعود)

کیا ہے- اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ اکبر نے سکندرہ میں ایک باغ کے اندر اپنا مقبرہ بنوایا تھا- باغ کے دروازے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے اور حضرت مریم علیہا السلام کی تصاویر تھیں- اورنگزیب نے اپنے عہد حکومت میں ان کو ختم کروایا اور سفیدی پھروادی- اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب اورنگ زیب، شیواجی سے برسرپیکار تھا تو باغی اس مقبرے میں گھس آئے، تمام طلائی سامان اور جواہرات لوٹ لئے، قبر کھود کر اکبر کی ہڈیاں نکالیں اور ان کو جلا کر خاکستر کر دیا-[1]

(۱۱) پروفیسر محمد مجیب[2] اور پروفیسر محمد اسلم[3] نے اپنی تصانیف میں عہد اکبری کی بہت سی بدعات اور گمراہیوں کا ذکر کیا ہے، جن کی دسترس میں معاصر تاریخیں نہ ہوں، وہ ان کتابوں کا مطالعہ فرمائیں جن مقاصد کے حصول کے لئے اکبر نے جدوجہد کی- بقول کے- ایم پانیکر[4] وہ تین اہم مقاصد یہ تھے:

- قومی حکومت کا قیام-
- ہندوؤں سے مفاہمت
- متحدہ ہندوستان-

یہ تینوں مقاصد حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مقاصد جلیلہ کی ضد تھے-

حضرت مجدد کی تین مقاصد کے لیے جدوجھد:

حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے مندرجہ ذیل تین مقاصد کے حصول کے لئے جدوجہد کی:

- اسلامی حکومت کا قیام-
- ہندوؤں سے عدم مفاہمت-
- اسلامی ہند کی تعمیر-

انہیں مقاصد کے حصول کے لئے چودھویں صدی ہجری میں امام احمد رضا خاں بریلوی

[1] نکولس مینوکی: فسانہ سلطنت مغلیہ، مترجمہ سید مظفر علی، مطبوعہ آگرہ، ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء)، ص: ۱۲۲

[2] محمد مجیب: انڈین مسلم، مطبوعہ لندن، ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء

[3] محمد اسلم: دین الٰہی اور اس کا پس منظر، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء

[4] کے- ایم- پانیکر: اے سروے آف انڈین ہسٹری، مطبوعہ بمبئی، ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۷ء، ص: ۱۵۵

نے بھرپور جدو جہد کی۔ ۱؎

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے ان مقاصد کے حصول کے لئے مندرجہ ذیل شعبوں میں بھرپور جدو جہد کی اور اپنی تمام توانائیاں صرف کر دیں:

❶ ——شریعت وطریقت

❷ ——سیاست وحکومت

❸ ——معاشرت ومعیشت

❶ —— عوام وخواص شریعت سے بیگانہ ہوتے جا رہے تھے۔ آپ نے اپنے علمی مکالمات اور مکتوبات کے ذریعے آشنائے شریعت کیا۔ ۲؎ —— بیشتر صوفیہ طریقت کی حقیقت سے ناواقفیت کی بناء پر گمراہ ہو رہے تھے، آپ نے ان کو طریقت کا واقف کار بنایا۔ ۳؎ —— نظریہ وحدۃ الوجود کی غلط تعبیرات کی بنا پر ایک عالم گمراہ ہو رہا تھا، آپ نے اس نظریہ کی لاج رکھی اور اس کے ساتھ نظریہ وحدۃ الشہود پیش کیا، جو دل ودماغ دونوں سے قریب تھا۔ ۴؎ —— یہی نظریہ تھا جس نے فکرِ اقبال میں ایک انقلاب پیدا کیا اور ایک نئی روح پھونکی۔ ۵؎ —— حضرت مجدد علیہ الرحمہ

۱؎ (ا) محمد مسعود: فاضل بریلوی اور ترکِ موالات، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء

(ب) محمد جلال الدین: خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

(ج) محمد مسعود احمد: تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

۲؎ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوبات ۴۳، ۴۸، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۸۰، ۸۱، ۸۳، ۱۵۲، ۱۹۱، ۱۹۴، وغیرہ

۳؎ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۸۴۔ نیز ملاحظہ کریں، تذکرہ مجدد الف ثانی، مطبوعہ لکھنؤ ص: ۱۰۴، ۱۱۰ تا ۱۱۴

۴؎ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۲۹۱ —— دفتر دوم مکتوب ۴۴

۵؎ فکر اقبال پر تعلیمات مجددیہ نے جو اثرات مرتب کئے وہ اقبالیات کی ایک اہم کڑی ہے، جس کی طرف محققین نے ابھی تک کماحقہٗ توجہ نہیں دی۔ اس سلسلے میں راقم نے مندرجہ ذیل تین مقالات قلم بند کئے اور دلائل و براہین سے حضرت مجدد سے اقبال کی عقیدت اور افکار اقبال پر افکار مجددیہ کے اثرات کو بیان کیا، اور یہ ثابت کیا کہ اقبال کے تصور خودی میں سب سے بڑا محرک حضرت مجدد کا نظریہ وحدۃ الشہود ہے۔ (۱) علامہ اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی، مطبوعہ اقبال ریویو، کراچی، اپریل ۱۹۶۴ء/۱۳۸۴ھ (۲) اقبال کے فلسفہ خودی میں مقام عبدیت، مطبوعہ اقبال ریویو، کراچی، جولائی ۱۹۶۴ء/۱۳۸۴ھ) (۳) شریعت وطریقت افکار اقبال کی روشنی میں، مطبوعہ اقبال ریویو، کراچی، جنوری ۱۹۶۵ء/۱۳۸۵ھ۔ عرصہ ہوا یہ تینوں مقالات کتابی صورت میں بعنوان ''حضرت مجدد الف ثانی اور علامہ اقبال'' مکتبہ نعمانیہ، اقبال روڈ، سیالکوٹ نے شائع کر دیئے ہیں۔ (مسعود)

نہ ہوتے تو اقبال نہ ہوتے ،ـــــ حضرت مجدد، اقبال کی آرزو و تمنا تھے

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے تیرا فیض ہو عام اے ساقی

❷ ـــ سیاست و حکومت میں حضرت مجدد نے جو اہم کارنامہ انجام دیا وہ اکبر کے ایک قومی نظریے کے خلاف دو قومی نظریہ کا اعلان تھاـــــ اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے اکبر نے "دین الٰہی" کے نام سے ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی، اس دین کا مقصدِ وحید یہی تھا کہ ہندو اور مسلمانوں کو ملا کر ایک نئی قوم تیار کی جائے، اسی نہج پر چودھویں صدی ہجری میں مسٹر گاندھی نے کام کیا، بہرکیف حضرت مجدد نے اس کے خلاف موثر جدوجہد کی اور یہ دین اپنی موت مرگیا اور رفتہ رفتہ اس کے اثرات بھی زائل ہوگئے- چنانچہ پاکستان ہسٹری بورڈ کی تالیف: "اے شارٹ ہسٹری آف ہندو پاکستان" کے مولف نے لکھا ہے:

"جہاں گیر کی تخت نشینی کے بعد دین الٰہی اپنی موت مرگیاـــــ بہرکیف اس الحاد و ارتداد کے خلاف جو زوردار آواز اٹھائی گئی وہ شیخ احمد کی آواز تھی، جن کو حضرت مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے-" (ترجمہ انگریزی-[۱])

حضرت مجدد نے اکبر کے ایک قومی نظریہ کے خلاف دو قومی نظریہ پیش کیا اور یہ بتایا کہ کفر و اسلام دو علیحدہ حقیقتیں ہیں جو کسی طرح یکجا نہیں ہوسکتیں- اس سلسلے میں آپ نے بہت سے مکتوبات تحریر فرمائے[۲]- آپ کی کوششیں دورِ جہاں گیری میں بار آور ہوئیں اور جہانگیر نے امور مذہب و سیاست میں مشورہ کے لئے علماء کا ایک کمیشن مقرر کیا-[۳]

اس کے بعد دورِ شاہجہانی اور پھر دورِ عالمگیری میں حضرت مجدد کی مساعی نے اپنا رنگ دکھایاـــــ

---

[۱] اے شارٹ ہسٹری آف ہندو پاکستان، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء، ص: ۲۹۸

[۲] مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب، ۶۵-۸۱-۱۶۳-

[۳] مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۵۳، بنام شیخ فرید بخاری-

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے دورِ عالمگیری کو حضرت مجدد کی مساعی کا نقطہ عروج قرار دیا ہے [1] ——— اور اس میں کوئی شک نہیں ہے ——— حضرت مجدد کی سیاسی تعلیمات کے اثرات آنے والی چار صدیوں پر بہت گہرے پڑے ——— ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے لکھا ہے:

''شیخ کے اثرات مغرب میں افغانستان، وسط ایشیا اور سلطنت عثمانیہ تک اور مشرق میں ملایا اور انڈونیشیا تک پھیل گئے۔[2] (ترجمہ انگریزی)

چودھویں صدی ہجری میں امام احمد رضا خاں بریلوی اور ڈاکٹر محمد اقبال [3] نے حضرت مجدد کے دوقومی نظریہ کے احیاء کے لئے سخت جدوجہد کی ——— اس صدی میں دوسرے علماء نے بھی کوششیں کیں مگر ان کی کوششیں مصلحتوں کا شکار ہو کر ایسے نشیب و فراز سے گزریں کہ مؤرخ کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ یہ کوششیں خالص اسلام کے لئے تھیں یا مطلق آزادی کے لئے ——— بہرکیف گیارہویں صدی ہجری میں حضرت مجدد ہی وہ بطل جلیل نظر آتے ہیں جنہوں نے اسلام اور نظام مصطفےٰ کا نعرہ لگا کر خوابیدہ قوم کو بیدار کیا اور ایک نئی روح پھونک دی ——— ڈاکٹر حفیظ ملک نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''فی الحقیقت آنے والی نسل کو شیخ احمد نے بے حد متاثر کیا ——— ان کا نعرہ تھا، ''چلو چلو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' کی طرف چلو''! ——— مذہبی اور سیاسی حیثیتوں سے یہ نعرہ نہایت ہی دوررس نتائج کا حامل ہوا ——— ان کی تعلیمات نے معاصر فکر مسلم کو بنیادی طور پر متاثر کیا اور ہندوستان میں مسلم حکومت کو لادینی بنانے کی مخالفت کی۔''[4]

---

[1] اشتیاق حسین قریشی: مقدمہ ہسٹری آف فریڈم موومنٹ، جلد اول، مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۷ء، ص: ۲۰

[2] اشتیاق حسین قریشی: مسلم کمیونٹی آف انڈو پاکستان، ص: ۱۵۲۔

[3] کلیات اقبال کے نام سے اقبال کے فارسی کلام کا مجموعہ ایران شائع ہوا ہے۔ جس کا دیباچہ احمد سروش نے لکھا ہے، اس دیباچے میں انہوں نے برصغیر پاک و ہند کو صرف ہند کے نام سے یاد کیا ہے اسلام اور ہندوازم کو ایک قرار دیا ہے اور ہندوازم کو دین حق سے تعبیر کیا ہے (معاذ اللہ!)۔ مسٹر گاندھی کو گاندھی بزرگ کے نام سے یاد کیا ہے اور اس کے آگے سر نیاز خم کیا ہے ——— ص شش ——— یہ بات سخت حیرت ناک ہے کہ کلامِ اقبال پر دیباچہ لکھنے والا فکر اقبال سے اتنا دور ہے (مسعود)

[4] ڈاکٹر حفیظ ملک، مسلم نیشنلزم ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ واشنگٹن، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء، ص: ۵۵

❸ ــــــ ہندوستانی مسلم معاشرے اور معیشت کی اصلاح کے لئے بھی حضرت مجدد نے بھرپور کوشش کی۔ آپ کے مکتوبات شریف اور دوسری تصانیف کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔[1]

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی جدوجہد کے مختلف ادوار:

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے مذہب و سیاست اور معاشرت کی اصلاح کے لئے جو جدوجہد فرمائی اس کو مختلف ادوار پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً

❶ ــــــ دور اکبری: ۱۰۰۰ھ/۱۵۹۱ء تا ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء

❷ ــــــ دور جہانگیری: ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء تا ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء

☆ قید جہانگیری سے پہلے ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء تا ۱۰۲۷ھ/۱۶۱۸ء

☆ قید جہانگیری کے بعد ۱۰۲۷ھ/۱۶۱۸ء تا ۱۰۲۸ھ/۱۶۱۹ء

☆ جہانگیر کے لشکر میں ۱۰۲۸ھ/۱۶۱۹ء تا ۱۰۳۳ھ/۱۶۲۳ء

☆ جہانگیر کے لشکر سے رہا ہونے کے بعد ۱۰۳۳ھ/۱۶۲۳ء تا ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء

اکبر کا آخری دور حکومت حضرت مجدد کی اصلاحی اور تبلیغی مساعی کا نقطہ آغاز ہے ــــــ جہانگیری دور میں یہ مساعی تیز تر کردی گئیں ــــــ پھر اسی دور میں گوالیار میں آپ کی نظر بندی نے آپ کی اصلاحی کوششوں کے اثرات کو عوام اور حکومتِ وقت میں دیرپا اور مستحکم بنادیا ــــــ حضرت مجدد کی اسیری (۱۰۲۷ھ/۱۰۲۸ھ) اسلامی نظام حکومت کے لئے رحمت بن گئی اور پُرخار وادیاں صاف ہوگئیں۔[2]

---

[1] مکتوبات امام ربانی، دفتر اول مکتوب، ۱۶۳-۱۹۱-

[2] حضرت مجدد کی اسیری پر بحث کرتے ہوئے بعض حضرات نے مہابت خاں کو بغاوت کا اصل محرک اسی اسیری کو قرار دیا ہے۔ مثلاً
۱- ایس-ایف-محمود اے شارٹ ہسٹری آف اسلام، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء، باب ۱۳، ص ۵۳۴
۲- ڈاکٹر غلام جیلانی برق: فلسفیان اسلام، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء، ص: ۲۷۷
۳- جی الانا: "آور فریڈم فائٹرس" مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء، ص: ۲۸ وغیرہ وغیرہ
تاریخی اعتبار سے یہ بات صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ حضرت مجدد کی اسارت اور مہابت خان کی بغاوت میں کئی سال کا تفاوت ہے، صاحب "روضۃ القیومیہ" (مخطوطہ، مکتوبہ ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء مدینہ منورہ) ابوالفیض کمال الدین محمد احسان نے بہت سی باتیں غیر مؤرخانہ لکھ دی ہیں، یہ بات بھی وہیں سے لی گئی ہے، لیکن اس میں شک نہیں کہ مہابت خاں حضرت مجدد کا معتقد تھا اور ممکن ہے کہ حضرت مجدد کی اسارت کا جذبہ کئی سال بعد جوش میں آیا، جو خود جہانگیر کی اسارت پر منتج ہوا۔ (مسعود)

حضرت مجدد اپنی اسارت (اسیری) کے تینوں ادوار میں منزلِ مقصود کی جانب رواں دواں نظر آتے ہیں، یعنی ☆نظر بندی (۱۰۲۷ھ/تا ۱۰۲۸ھ) جبکہ آپ ایک سال قلعہ گوالیار میں قید رہے ــــ ☆دورِ پابندی (۱۰۳۳ھ تا ۱۰۳۴ھ) جب آپ تقریباً پانچ سال جہانگیر کے لشکر میں رہے ــــ ☆دورِ زباں بندی (۱۰۳۳ھ تا ۱۰۳۴ھ) جب آپ تقریباً چھ ماہ اپنی خانقاہ (سرہند شریف) میں خلوت گزیں رہے اور آخر میں اسی خلوت گزینی میں ۲۹ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ کو وصال فرمایا۔[۱] اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّااِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

حضرت مجدد کی جانبازی اور اصلاحات:

حضرت مجدد نے اسلام کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ لٹا دیا۔ ایک عزیمت پسندی کی ایسی شاندار مثالیں پیش کیں جس سے مردہ دل زندہ ہوگئے اور ایک عظیم انقلاب آگیا۔

- ــــ بادشاہ کے حضور سجدہ تعظیمی (زمین بوس) موقوف کر دیا گیا۔
- ــــ گائے کی قربانی عام ہوگئی اور سب سے پہلے خود جہانگیر نے قلعہ کانگڑا میں حضرت مجدد کی موجودگی میں گائے ذبح کرائی[۲]
- ــــ شراب پر پابندی لگادی گئی۔[۳] اور بے شمار اصلاحات ہوئیں۔

بلاشبہ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی انتھک جدوجہد سے مذہبی سطح پر اسلام، سُنّیت اور حنفیت کو فروغ ہوا ــــ سیاسی سطح پر اسلامی حکومت کا قیام ممکن ہوا ــــ روحانی سطح پر تصور وحدۃ الوجود کی غلط تعبیرات سے جو ہلاکت پھیل رہی تھی تصور وحدۃ الشہود نے اس کا موثر دفاع کیا اور ناقابل فہم کو عام لوگوں کے لئے قابل فہم بنا دیا گیا ــــ اس طرح ہر سطح پر فکر مسلم کی اصلاح کر کے ایک عظیم انقلاب برپا کیا گیا، اسی لئے اقبال نے اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے برملا کہا ہے:

---

[۱] بدرالدین سرہندی: وصال احمدی، مطبوعہ سیالکوٹ، ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء، ص: ۱۸

[۲] تزک جہانگیری، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء، ص: ۶۹۸

[۳] (ا) علی اکبر اردستانی: مجمع الاولیاء، مخطوطہ لندن، ۱۰۴۳ھ/۱۶۳۳ء، ورق ۴۳۳

(ب) تزک جہانگیری، ص: ۶۹۶،۶۵۶۔

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبردار

اکبری حکومت جس روش پر جارہی تھی اس سے یہ اندازہ لگانا آسان ہے کہ مسلمانوں کا مستقبل کیا ہوتا، شاید اسلامی حکومت کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوتا۔[۱]

حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے جس سیاسی گھٹن اور جاہ وجلال اقتدار کے ہوتے شاہان وقت پر تنقید کی، وہ انہیں کا حصہ تھا، اس نازک دور میں حکومت یا سربراہانِ حکومت پر تنقید کرنا اتنا آسان نہ تھا جتنا آج آسان ہے ـــــ ذرا ذرا سی باتوں پر تختہ دار پر چڑھا دیا جاتا تھا۔ بلکہ اکبر کے متعلق مورخین نے لکھا ہے کہ اپنے مخالفین کو اپنے ہاتھ سے زہر دے کر تڑپا تڑپا کر مار دیا کرتا تھا۔[۲] ـــــ ایسے خطرناک حالات میں جان جوکھوں میں ڈال کر اسلام کے لئے قدم بڑھانا کوئی آسان کام نہیں تھا، بہت اہم کام تھا، بہت مشکل کام تھا۔ پاک وہند کے مصلحین میں یہ فخر صرف حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو حاصل ہے کہ انہوں نے اسلام کی خاطر اپنا عیش وآرام، مال ودولت، آل اولاد اور جان تک کی بازی لگادی ـــــ مومنانہ بصیرت کے ساتھ سرگرم عمل ہوئے اور چند برسوں میں وہ انقلاب آگیا جو دیدنی بھی ہے اور شنیدنی بھی۔

---

[۱] یہ بات کتنی تکلیف دہ اور المناک ہے کہ چودھویں صدی ہجری میں بعض علماء اسلام نے وہ انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی جو مطلوب ومقصود اکبر تھا جس کے لئے حضرت مجدد نے اپنی عمر عزیز قربان کردی ـــــ امام احمد رضا خاں بریلوی نے علماء کی لاج رکھ لی اور پوری قوت سے اس مشن کے لئے کام کیا جو حضرت مجدد کا مقصود ومطلوب تھا اور بالآخر پاکستان معرض وجود میں آیا۔ (مسعود)

میاں عبدالرشید: اسلام ان انڈو پاک سب کونٹیننٹ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۰ء، ص: ۶۷

[۲] نکولس مینوکی: فسانۂ سلطنت مغلیہ، مترجمہ سید مظفر علی، مطبوعہ آگرہ ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء، ص: ۱۳۰

حضرت مجدد کے اصلاحی اور تجدیدی کارناموں پر بعض حضرت نے تنقید بھی کی ہے[۱] مگر یہ غلط فہمی معاصر تاریخ پر ڈھیلی گرفت کا نتیجہ ہے ـــــ حضرت زید ابوالحسن فاروقی دہلوی نے حال ہی میں ایک کتاب "حضرت مجدد اور ان کے ناقدین" دہلی سے شائع کی ہے۔ اس سلسلے میں اس کا مطالعہ مفید ہوگا۔

---

[۱] ملاحظہ فرمائیں:

(۱) سید معین الحق: معاشرتی اور علمی تاریخ، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۷ء، ص: ۳۱۹

(ب) فیض عالم صدیقی: اختلاف امت کا المیہ، حصہ دوم، ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء، ص: ۴۸۳

نوٹ: (۱) ڈاکٹر شیخ محمد اکرام نے اپنی تصنیف "رود کوثر" میں غیر مورخانہ باتیں لکھی تھیں۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نے جن کا مورخانہ تعاقب کرتے ہوئے ایک محققانہ کتاب "حضرت مجدد الف ثانی ـــــ ایک تحقیقی جائزہ" (کراچی ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء پیش کی۔

(۲) ایک بزرگ نے حضرت مجدد کی تعلیمات کو افیون سے تعبیر کیا ہے اور یہ خیال نہیں فرمایا کہ جو کام وہ تیس سال برس میں نہ کر سکے حضرت مجدد نے وہ کام چند برسوں میں کر دیئے اور آنے والی صدیوں کو اتنا متاثر کیا کہ مصلح کسی نہ کسی انداز میں متاثر نظر آتا ہے۔

(۳) ہیبریو یونیورسٹی یروشلم میں اسلامک کلچر کے لیکچرر، ڈاکٹر یوحنا فریڈمین نے انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز میکگل یونیورسٹی (کینیڈا) سے حضرت مجدد پر ڈاکٹریٹ کیا ہے۔ انہوں نے شیخ احمد سرہندی کے عنوان سے انگریزی میں ایک مقالہ پیش کیا جو ۱۹۷۱ء میں لندن میں طبع ہوا اس کی قیمت تقریباً دس ڈالر (سو روپے) ہے۔ محترم بشیر احمد خاں صاحب کی عنایت سے لندن سے راقم کو یہ مقالہ وصول ہوا۔

اس مقالے میں فریڈمین نے حضرت مجدد کے بارے میں منفی انداز فکر اختیار کیا ہے۔ اکبری پالیسی کے خلاف حضرت مجدد کی مساعی، پھر جہانگیری، شاہجہاں اور آخر میں اورنگ زیب عالمگیر پر آپ کے اور آپ کی تعلیمات کے اثرات کو زیر بحث لایا گیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی غیر مورخانہ کوشش کی ہے کہ دوسرے مورخین نے اس بارے میں جو مثبت انداز فکر اختیار کیا ہے، صحیح نہیں ـــــ سترھویں صدی عیسوی میں حضرت مجدد کے خلاف جو کچھ لکھا گیا۔ فریڈمین نے اس کو بھی ابھارا ہے اور یہ بتایا ہے کہ حضرت مجدد کو جو عالمی، سیاسی اور روحانی پیشوا بنا کر پیش کیا جا رہا ہے، یہ خیال بیسویں صدی عیسوی کی پیداوار ہے۔ راقم کے خیال میں بنیادی طور پر یہ مقالہ ان اثرات کو زائل کرنے کے لئے لکھا گیا ہے جو گزشتہ تیس برسوں میں حضرت مجدد پر شاندار کام کے نتیجے میں مرتب ہوئے، کینیڈا کی میکگل یونیورسٹی میں اسی قسم کے کام ہوتے ہیں (مسعود)

حضرت مجدد کی باقیات صالحات (اولاد امجاد):

حضرت مجدد کی باقیاتِ صالحات میں اولادِ امجاد، تصانیف اور خلفاء یادگار ہیں — اولاد میں سات صاحبزادے ہوئے جن میں سے پانچ حضرت مجدد کی حیات ہی میں انتقال کر گئے، باقی دو صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمہ (م ۱۰۷۰ھ/۱۶۶۰ء) اور حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ (م ۱۰۷۹ھ/۱۶۶۸ء) نے بڑا نام پیدا کیا — اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے ان دونوں صاحبزادگان سے گہرے مراسم تھے۔ [1] — بلکہ حضرت عالمگیر، خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ سے شرف بیعت رکھتے تھے۔ [2] — ایک اور موقع پر خواجہ موصوف نے عالمگیر کی درخواست پر اپنے صاحبزادے خواجہ سیف الدین (م ۱۰۹۶ھ/۱۶۸۴ء) کو عالمگیر کے اصلاح باطن کے لئے لال قلعہ، دہلی بھیجا جہاں انہوں نے قیام فرما کر عالمگیر کی رُوحانی تربیت فرمائی۔ [3]

— حضرت اورنگزیب عالمگیر نے پورے عالم اسلام پر احسان کیا ہے کہ انہوں نے نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ کیا اور دولاکھ کے خرچ سے ''فتاویٰ عالمگیری'' مرتب کرائی جو آج بھی فقہ حنفیہ کا ایک عظیم ماخذ ہے اور خانوادۂ مجددیہ کا عالمگیر پر احسان ہے۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حضرت مجدد اور ان کے اخلاف کا عالمِ اسلام پر احسان ہے — خاندانِ مجددیہ اور عالمگیر کے تعلقات پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر شیخ محمد اکرام نے لکھا ہے:

''تاریخی حیثیت سے اورنگزیب عالمگیر اور حضرت مجدد کے خاندان کے درمیان حتمی طور پر روابط تھے اور یہ حقیقت قابل توجہ ہے کہ قریباً وہ تمام اقدامات جو اورنگزیب کی مذہبی پالیسی سے متعلق تھے۔ حضرت مجدد نے اپنے مکتوبات میں ان سب اقدامات کی پرزور تبلیغ فرمائی تھی۔ [4]

(انگریزی ترجمہ)

۱۔ ملاحظہ فرمائیں: (ا) مکتوبات سعیدیہ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء

(ب) مکتوبات معصومیہ، مطبوعہ لکھنؤ، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء

۲۔ محمد امین: مقامات احمدیہ و ملفوظات معصومیہ، ص: ۱۰۸

۳۔ (ا) مکتوبات معصومیہ، دفتر سوم، مکتوب ۲۲۷

(ب) مستعد خاں: ماثر عالم گیری، مطبوعہ کلکتہ، ۱۲۸۷ھ/۱۸۷۰ء، ص: ۸۴

۴۔ محمد اکرام: ہسٹری آف مسلم سویلیزیشن ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ لاہور ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء، ص: ۲۷۱۔

حضرت مجدد کی تصانیف:

حضرت مجدد کی تصانیف میں ان کے فارسی مکتوبات شریف زیادہ مشہور ہوئے، یہ تین جلدوں پر مشتمل ہیں اور علوم و معارف کا خزینہ ہیں۔ ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء میں ان کا عربی ترجمہ مکہ مکرمہ سے شائع ہوا۔ فارسی اور اردو ترجمہ کے متعدد ایڈیشن پاکستان و ہندوستان اور ترکی سے شائع ہو چکے ہیں۔

مکتوبات شریف کے علاوہ مندرجہ ذیل تصانیف آپ سے یادگار ہیں:

● اثبات النبوۃ ● شرح رباعیاتِ خواجہ بیرنگ ● مبداو معاد
● رسالہ جذب و سلوک ● رسالہ در مسئلہ وحدۃ الوجود ● مکاشفات غیبیہ
● آداب المریدین ● رسالہ مقصود الصالحین ● رسالہ تعیین والاتعین
● ردالرفضہ ● معارفِ لدنیہ ● رسالہ علمِ حدیث وغیرہ وغیرہ

حضرت مجدد کی بیشتر نگارشات کی حیثیت خالص تخلیقی ہے۔ ایسی تخلیق بقول اقبال جس کا انگریزی میں ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور انگریزی زبان بایں ہمہ وسعت و ہمہ گیری ایسے الفاظ سے خالی ہے جو افکار مجددیہ کی ترجمانی کر سکیں۔[1]

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے خلفاء:

حضرت مجدد کے خلفاء کی تعداد بھی کم نہیں، خلفاء میں صاحبزادگان کے علاوہ یہ حضرات زیادہ مشہور ہیں:

☆ خواجہ محمد ہاشم کشمی ☆ خواجہ میر محمد نعمان بُرہانپوری ☆ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی ☆ شیخ محمد طاہر لاہوری ☆ شیخ آدم بنوری ☆ شیخ بدرالدین سرہندی وغیرہ وغیرہ۔

حضرت مجدد کو خراج تحسین:

حضرت مجدد کے عہد مبارک سے لے کر آج تک بے شمار علماء و صوفیہ نے آپ کو خراج

---

[1] تشکیل جدید الہیات، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء، ص: ۲۹۸-۲۹۹

عقیدت پیش کیا ہے لیکن دور جدید کے قارئین کے لئے عقیدت مندوں کا خراج عقیدت پیش کرنا زیادہ وزن نہیں رکھتا، اس لئے یہاں صرف ان حضرات کے تاثرات پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے حضرت مجدد کو تاریخ کے آئینے میں دیکھا ہے، جو عقیدت مند و ارادت مند نہیں بلکہ مورخ و محقق ہیں:

❶ مشہور مورخ و محقق **ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی** لکھتے ہیں:

''جہانگیر کے دورِ حکومت میں شیخ احمد سرہندی المعروف بہ مجدد الف ثانی آگے آئے، آپ کی مسلسل کوششون سے تحریک احیائے دین کا آغاز ہوا، چنانچہ اس انقلاب و تبدیلی کے نتیجے میں سیاسی سطح پر جو کوششیں کی گئیں، وہ اکبر، جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر کے درباروں کی بدلتی فضا میں مطالعہ کی جاسکتی ہیں ـــــ اکبر بادشاہ آزاد خیالی اور الحاد کا نقطہ عروج تھا، جہانگیر کی تخت نشینی سے اس آزاد خیالی کا زوال شروع ہوتا ہے۔ شاہجہان اگرچہ ایک پارسا سنّی مسلمان تھا اور دربار میں کسی قسم کی مذہبی ڈھیل برداشت نہیں کرتا تھا، تاہم اس نے غیر سنیوں کو بھی مطمئن رکھا، اورنگ زیب عالمگیر سنیّوں کا نشان نصرت تھا۔''[۲] (ترجمہ انگریزی)

❷ **ڈاکٹر محمد یٰسین مغل** سیاست پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''دور جہانگیری کی تاریخ لکھتے وقت اگر مغل سیاست پر حضرت مجدد کے اثرات کا

---

[۱] ملاحظہ فرمائیں (ا) زبدۃ المقامات، مطبوعہ کانپور، ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء، ص: ۲۱۸

(ب) شاہ غلام علی: مکاتیب شریفہ، مکتوب اول، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء

(ج) شاہ غلام علی: ایضاح الطریقہ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء، ص: ۵۶

(د) قاضی ثناء اللہ: ارشاد الطالبین، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء، ص: ۳

(ھ) رحمان علی: تذکرہ علماء ہند، مطبوعہ لکھنؤ، ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ء، ص: ۱۱

(و) غلام علی آزاد بلگرامی: سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان، ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء، ص: ۴۷

(ز) حبیب الرحمن خاں شروانی: قرۃ العین، مطبوعہ حیدرآباد، دکن، ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء

(ح) صدیق حسن خاں: تقصار الجیود الاحرار، مطبوعہ بھوپال، ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۰ء، ص: ۱۱۱، ۱۱۲

(ط) صدیق حسن خاں: ریاض المرتاض، ص: ۱۲۱، ۱۲۲

(ی) ابوالکلام آزاد: تذکرہ، مطبوعہ لاہور، ص ۲۵۵، ۲۵۶

[۲] اشتیاق حسین قریشی: مقدمہ ہسٹری آف دی فریڈم موومنٹ، جلد اول، مطبوعہ کراچی ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء، ص: ۲۰

کوئی ذکر نہ کیا جائے تو اندیشہ ہے کہ یہ تاریخ ہی نامکمل رہے-[۱] (ترجمہ انگریزی)

3 **ڈاکٹر شیخ محمد اکرام مغل** سیاست وحکومت کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بلاشبہ یہ کہنا زیادہ غلط نہ ہوگا کہ دورِ اکبری سے لے کر دورِ عالمگیری تک حکومت کی مذہبی پالیسیوں میں جو نشیب وفراز آتے رہے وہ بڑی حد تک حضرت مجدد اور آپ کی تعلیمات ہی کی وجہ سے آئے-[۲] (ترجمہ انگریزی)

4 **ڈاکٹر حفیظ ملک،** ڈاکٹر اقبال علیہ الرحمہ پر حضرت مجدد کے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ کی عظمت اور جہانگیر بادشاہ کے سامنے سجدہ تعظیمی سے آپ کے افکار کو ڈاکٹر اقبال علیہ الرحمہ نے بہت سراہا ہے —— مسلمانوں کے لئے آپ نے جو خدمات انجام دیں ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اقبال نے آپ کو ہندوستان میں ملت اسلامیہ کا روحانی نگہبان و پاسبان قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ جو خطرات اکبر بادشاہ کی مذہبی اور سیاسی بدعات واختراعات میں پوشیدہ تھے اللہ نے اس سے آپ کو آگاہ اور خبردار کردیا-[۳] (ترجمہ انگریزی)

5 **مشہور محقق پروفیسر عزیز احمد** برصغیر پاک وہند میں حضرت مجدد کی اسلامی خدمات کو سراہتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی نگارشات اور آپ کے تاثرات نے ہندوستان میں اسلام کے انتشار اور الحاد کو روکا- آپ نے مذہب کی حرکیت اور تصوف کی باطنی قوت کو دوبارہ مجتمع کیا —— اسلامی ہند میں مذہبی متصوفانہ فکر اسلامی کے سلسلے میں آپ کی خدمات نہایت ہی نمایاں اور ممتاز ہیں-[۴] (انگریزی ترجمہ)

---

[۱] محمد یسین: اے سوشل ہسٹری آف اسلامک انڈیا، مطبوعہ لکھنو، ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء، ص ۱۴ حاشیہ

[۲] ایس ایم اکرام: مسلم سویلزیشن ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء، ص: ۲۷۰

[۳] حفیظ ملک: مسلم نیشنلزم ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ واشنگٹن ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء، ص: ۵۴، ۵۵

[۴] عزیز احمد: اسٹڈیز ان اسلامک کلچر، باب ہفتم مطبوعہ آکسفورڈ ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء، ص: ۱۸۹

❻ **جمیل احمد** حضرت مجدد کے بارے میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے خراج عقیدت کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''امام الہند، شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنی تصنیف کلماتِ طیبات میں آپ کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ نے اسلامی فکر میں بہت سی ناہمواریوں کو درست فرمایا، آپ باطنی رہنمائی کے لئے مثالی نمونہ تھے اور آپ نے بہت سے حقائق مخصوصہ کو واشگاف فرمایا۔[۱]۔ (ترجمہ انگریزی)

❼ **ڈاکٹر زبید احمد** لکھتے ہیں:

''شیخ احمد سرہندی کو بجاطور پر مجدد الف ثانی کہا جاتا ہے کیونکہ آپ نے دوسرے ہزارے کے مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونکی اور نہایت کامیابی کے ساتھ اکبر اعظم کی ملحدانہ سرگرمیوں کا مقابلہ کیا۔[۲] (ترجمہ انگریزی)

---

[۱] جمیل احمد: ہنڈرڈ گریٹ مسلمز، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء، ص: ۴۲۳

[۲] زبید احمد: دی کنٹری بیوشن آف انڈیا ٹو عربک لٹریچر، مطبوعہ الٰہ آباد، ۱۹۴۵ء، مقدمہ XXIX

مآخذ و مراجع

آدم بنوری، شیخ: خلاصۃ المعارف فی اسرار العقائد، مولفہ ومکتوبہ ۱۰۳۷ھ/۱۶۶۷ء مخطوفہ آفس لائبریری، لندن۔

آزاد ابوالکلام: تذکرہ، مطبوعہ لاہور

ابوالفضل: اکبرنامہ، مطبوعہ لکھنو، ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء

ابوالفضل: آئین اکبری، جلد اول، مطبوعہ حیدر آباد دکن، ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء

احمد سرہندی، شیخ: مکتوبات امام ربانی، مطبوعہ امرتسر، ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ء

احمد سرہندی، شیخ: معارفِ لدنیہ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء

احمد سرہندی، شیخ: اثباۃ النبوۃ، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء

احمد سرہندی، شیخ: مبدأ و معاد، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء

احمد سروش: کلیاتِ اقبال، مطبوعہ تہران، ۱۳۴۳ھ/ (ایرانی)

احمد رضا خاں، امام: انوار الانہار من یم صلوٰۃ الاسرار، ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء، مطبوعہ بریلی

احمد رضا خاں، امام: الہاد الکاف فی حکم الضعاف، ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء، مطبوعہ لاہور

احمد رضا خاں، امام: الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ، ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء، مطبوعہ کلکتہ

احمد رضا خاں، امام: الفیوضات الملکیہ لمحب الدولہ المکیہ، ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء، مطبوعہ کراچی

اقبال، ڈاکٹر: بال جبریل، مطبوعہ لاہور، ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۷ء

اقبال، ڈاکٹر: تشکیل جدید الٰہیات، مطبوعہ لاہور ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء

ایس-ایف-محمود: اے شارٹ ہسٹری آف اسلام، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء

ایس-ایم-اکرام: ہسٹری آف مسلم سویلیزیشن ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء

ایس-ایم-اکرام: رود کوثر، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء

ایس-ایم-اکرام: اے شارٹ ہسٹری آف ہندو پاکستان، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء
اشتیاق حسین، ڈاکٹر: مقدمہ ہسٹری آف دی فریڈم مومنٹ، جلد اول، مطبوعہ کراچی، ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء
اشتیاق حسین، ڈاکٹر: دی مسلم کمیونٹی آف انڈو پاک سب کونٹینٹ، مطبوعہ ہیگ، ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء
بدرالدین سرہندی: حضرات القدس، مطبوعہ لاہور، ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء
بدرالدین سرہندی: وصالِ احمدی، مطبوعہ سیالکوٹ، ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء
ثناءاللہ پانی پتی: ارشادالطالبین، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء
جمیل احمد، خواجہ: ہنڈرڈ گریٹ مسلمز، مطبوعہ لاہور
جہانگیر بادشاہ وغیرہ: تزک جہانگیری (ترجمہ اردو) مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء
جی الانا: آور فریڈم فائٹرس، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء
حامد رضا خاں، مولانا: سلامۃ اللہ لاهل السنۃ من سبیل الرضاد والفتنۃ، ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۳ء، مطبوعہ دہلی
حبیب اللہ خاں شروانی: قرۃ العین، مطبوعہ حیدرآباد دکن، ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء
حسین احمد دیوبندی، مولانا: الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب، مطبوعہ دیوبند، ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء
حفیظ ملک، ڈاکٹر: مسلم نیشنلزم ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ واشنگٹن، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء
محمد قاسم ہندوشاہ: تاریخ فرشتہ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء
محمد مجیب، پروفیسر: انڈین مسلمز، مطبوعہ لندن، ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء
محمد مسعود احمد، پروفیسر: فاضل بریلوی اور ترک موالات، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء
محمد مسعود احمد، پروفیسر: تاریخ آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء
محمد معصوم، خواجہ: مکتوبات معصومی، قلمی، جلد اول، مکتوبہ ۱۱۵۰ھ/۱۷۳۷ء

جلد دوم ۱۱۱۰ھ/۱۶۹۸ء —— جلد سوم ۱۱۳۰ھ/۱۷۱۷ء

محمد منظور نعمانی: تذکرہ مجدد الف ثانی، مطبوعہ لکھنؤ ۱۹۷۸ء/۱۹۵۸ء

محمد یسین، ڈاکٹر: اے سوشل ہسٹری آف اسلامک انڈیا، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء

محمد ہاشم خافی خان: منتخب اللباب (ترجمہ اردو) مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء

محمد ہاشم کشمی، خواجہ: زبدۃ المقامات، مطبوعہ کانپور، ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء

مصطفےٰ رضا خاں، مولانا: مقتل کذب وکید، مطبوعہ بریلی، ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۳ء

مینوکی نکولس: فسانہ سلطنت مغلیہ، مطبوعہ آگرہ، ۱۳۳۹ھ/۱۹۱۳ء

نظام الدین: طبقات اکبری، مطبوعہ لکھنؤ، ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء

نظامی بدایونی: قاموس المشاہیر، جلد اول، مطبوعہ دہلی، ۱۳۴۳ھ/۱۸۲۴ء

وکیل احمد سکندر پوری: ہدیۂ احمدیہ، مطبوعہ دہلی، ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء

ہاشمی فرید آبادی: تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت، جلد اول، مطبوعہ کراچی

یوحنا فریڈمین: شیخ احمد سرہندی، مطبوعہ لندن، ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء

محمد عبد الحکیم اختر خان اختر شاہجہاں پوری: تجلیات امام ربانی، مطبوعہ ۱۹۷۸ء لاہور

مصنف کی حضرت مجدد علیہ الرحمہ پر نگارشات

تصانیف:

1-	حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	مطبوعہ سیالکوٹ ۱۹۸۰ء
2-	سیرت مجدد الف ثانی	مطبوعہ کراچی ۱۹۸۴ء
3-	حضرت مجدد الف ثانی (حالات وافکار وخدمات)	مطبوعہ کراچی ۱۹۹۵ء
4-	صراط مستقیم	مطبوعہ کراچی ۱۹۹۶ء
5-	مجدد ہزارہ دوم	مطبوعہ کراچی ۱۹۹۷ء

مقالات:

1	شیخ احمد سرہندی ☆ ماہنامہ ''معارف'' اعظم گڑھ ☆ ماہنامہ ''الفرقان'' لکھنؤ ☆ ماہنامہ ''دعوت تنظیم الاسلام''، گوجرانوالہ	جون ۱۹۶۲ء تا فروری ۱۹۶۳ء جنوری ۱۹۶۲ء تا اپریل ۱۹۶۲ء ۱۹۹۲ء
2	علامہ اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی ☆ اقبال ریویو، کراچی ☆ مخزن، ہالا	جنوری ۱۹۶۴ء
3	اقبال کے فلسفہ خودی میں مقام عبدیت، ''اقبال ریویو''، کراچی	جولائی ۱۹۶۴ء

4	شریعت و طریقت افکار اقبال کی روشنی میں، ''اقبال ریویو''، کراچی	جنوری ۱۹۶۵ء
5	حضرت مجدد مغرب میں، ماہنامہ فکرونظر، اسلام آباد	ستمبر ۱۹۶۵ء
6	حضرت مجدد ___ غم اور ضبطِ غم! ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور	جون ۱۹۷۳ء
7	حضرت مجدد الف ثانی محققین مغرب کی نظر میں، ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام، گوجرانوالہ	اگست ۱۹۹۱ء

مقدمات:

1	تجلیات امام ربانی از علامہ اختر شاہجہان پوری	مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء
2	مکتوبات امام ربانی مآخذ ایمانیات کی حیثیت سے از پروفیسر عبدالباری صدیقی	کراچی ۱۹۸۵ء
3	تجلیات سرہند از صاحبزادہ محمد عاشق حسین	شیخوپورہ ۱۹۸۵ء
4	جواہر نقشبندیہ از محمد یوسف مجددی نوری	لاہور ۱۹۹۰ء
5	حضرت مجدد الف ثانی، حالات وافکار وخدمات از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	کراچی ۱۹۹۵ء
6	مجدد ہزارہ دوم از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	کراچی ۱۹۹۷ء
7	جہانِ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	کراچی ۲۰۰۵ء

بحضور مُجدّد اعظم

صاحبِ تجدیدِ دینِ احمدِ مختار ہے
اس لئے تو شیخ سرہندی سے ہم کو پیار ہے

تھی ادھر تیری فقیری اور جہانگیری اُدھر
جو جھکانا چاہتا تھا جھک گیا سو بار ہے

سب نے دیکھا تیرے قدموں میں جہانگیری جھکی
اللہ اللہ کس قدر اُونچا تیرا دربار ہے

ہند میں اسلام زندہ تیری کوشش سے ہوا
ہم ہیں ممنونِ کرم، احساں ترا سرکار ہے

آپ جیتے اور لاکھوں کو ہزیمت ہو گئی
حق کے آگے کُند ہو جاتی ہر اک تلوار ہے

اہلِ باطل کا تعاقب تو نے جیسے تھا کیا
شیرِ فاروقی، گرج حق کی تری للکار ہے

تیری رگ رگ کے لہو سے یہ عیاں ہوتا رہا
حضرت فاروقِ اعظم کا تو برخوردار ہے

جو غلط کاروں سے ساری عمر ٹکراتا رہا
دین و ملت کا وہی تو مونس و غم خوار ہے

علم و عرفان کے خزائن تیرے مکتوبات ہیں
فیض کا بحرِ رواں تُو ابرِ گوہربار ہے

روحِ ایماں پھونک دی ہے جس نے ہر مکتوب میں
تاقیامت وہ ہدایت کا علم بردار ہے

تیری ہر تحریر سے ظاہر ہے تیرا مرتبہ
عارفِ کامل ہے تو اور صاحبِ اسرار ہے

کشورِ روحانیت میں ہے تیرا ارفع مقام
تو ولایت کی دُلہن کا غازۂ رُخسار ہے

پرچمِ عظمت ترا لہرا رہا ہے دہر میں
تاجِ ملکِ معرفت کا تُو دُرِ شہوار ہے

اہلِ حق ہیں مانتے اس الفِ ثانی میں تُو ہی
ناجیوں کے قافلے کا قافلہ سالار ہے

زیبِ سجادہ بہت سے ہیں مشائخ آج بھی
تجھ سے کیا نسبت کہ یہ گفتار، تُو کردار ہے

مسکن و مدفن ترا ہوتا نہ کیوں سرہند میں
اولیائے ہند کا تُو سرور و سردار ہے

پیشوا اپنا تجھے وہ بھی بتانے لگ گئے
ہیں لصوصِ دیں، تو ہَب کا جنھیں آزار ہے

کشتیِ مِلّت تلاطم خیز طوفانوں میں ہے
شیخ سرہندی جو آجائے تو بیڑہ پار ہے

ابرِ رحمت تیرے مرقد پہ گہرافشاں رہے
مرجعِ عالم ہے تو اور مطلعِ انوار ہے

کیا تیرے اوصاف لکھے یہ سراسر بے کمال
نام آئے مدح خوانوں میں یہی درکار ہے

المدد شیخ مجدّد، نائبِ غوث الوریٰ
تیرا اختر دشمنوں سے برسرِ پیکار ہے

۱۲	''سواطع الالہام'' کے نام سے فیضی نے اپنی تفسیر قرآن مکمل کی	۱۰۰۲ھ/۱۵۹۳ء
۱۳	ابوالفیض فیضی کا انتقال	۱۰۰۴ھ/۱۵۹۵ء
۱۴	حضرت مجدد کے دوسرے فرزند خواجہ محمد سعید علیہ الرحمہ کی ولادت	۱۰۰۵ھ/۱۵۹۶ء
۱۵	آپ کے والد محترم خواجہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	۱۰۰۷ھ/۱۵۹۸ء
۱۶	آپ کے تیسرے فرزند اور جانشین خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت	۱۰۰۷ھ/۱۵۹۸ء
۱۷	پہلی مرتبہ دہلی تشریف آوری اور خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہو کر انتہائی کمال حاصل کیا	۱۰۰۸ھ/۱۵۹۹ء
۱۸	شاہ سکندر کیتھلی علیہ الرحمہ نے حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۶۱ھ/۱۱۶۴ء) کا خرقہ خلافت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچایا	۱۰۰۸ھ/۱۵۹۹ء
۱۹	حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں دوسری بار حاضری	۱۰۰۹ھ/۱۶۰۰ء
۲۰	''رسالہ تہلیلیہ'' کی تصنیف	۱۰۱۰ھ/۱۶۰۱ء
۲۱	آپ کے چوتھے فرزند خواجہ محمد فرخ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت	۱۰۱۰ھ/۱۶۰۱ء
۲۲	رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست خاص سے آپ کو خلعت قیومیت پہنائی	۱۹/ربیع الاول ۱۰۱۰ھ/۱۶۰۲ء
۲۳	اکبر کو گمراہ کرنے والے ابوالفضل علامی کو قتل کروایا گیا	۱۰۱۱ھ/۱۶۰۲ء

۲۴	تیسری دفعہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری	۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء
۲۵	خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	۲۵ رجمادی الآخر ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء
۲۶	وصال خواجہ کے وقت لاہور سے فوراً تعزیت کی غرض سے چوتھی دفعہ دہلی تشریف آوری	۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء
۲۷	اپنے پیرومرشد خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں شمولیت کی غرض سے پانچویں مرتبہ دہلی تشریف آوری	۱۰۱۳ھ/۱۶۰۴ء
۲۸	''شرح رباعیات نامی'' رسالہ تحریر فرمایا	(غالباً) ۱۰۱۳ھ/۱۶۰۴ء
۲۹	اکبر بادشاہ کا انتقال	۱۷ رجمادی الآخر ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء
۳۰	شیخ احمد برکی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت سے سرفراز کرکے تبلیغ دین کے لیے ان کے وطن میں واپس بھیج دیا۔	۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء
۳۱	مولانا صالح کولابی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت دے کر طالقان میں تبلیغ دین کے لئے بھیجا	۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء
۳۲	مولانا قاسم علی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت دے کر ماوراء النہر میں تبلیغ دین کے لئے بھیجا	۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء
۳۳	شیخ یوسف اور شیخ حسن رحمۃ اللہ علیہما کو خلافت سے سرفراز کیا گیا	۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء

	کرنے کے لئے بھیجا گیا	۱۰۲۶ھ/ ۱۶۱۷ء
۵۵	مولانا محمد صادق کابلی رحمۃ اللہ علیہ کو دس آدمیوں کا نگران بنا کر کاشغر بھیجا گیا	۱۰۲۶ھ/ ۱۶۱۷ء
۵۶	شیخ احمد برکی رحمۃ اللہ علیہ کو تیس خلفاء سمیت تبلیغ دین کیلئے توران، بدخشاں اور خراسان بھیجا گیا	۱۰۲۶ھ/ ۱۶۱۷ء
۵۷	شیخ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کو شاہی لشکر میں تبلیغ دین پر مامور فرمایا	۱۰۲۷ھ/ ۱۶۱۸ء
۵۸	مولانا عبدالحی حصاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''مکتوبات امام ربانی'' کے دوسرے دفتر کو ''نور الخلائق'' کے تاریخی نام سے مرتب کیا۔اس دفتر میں 99 مکتوبات ہیں	۱۰۲۷ھ/ ۱۶۱۸ء
۵۹	سرمایہ ملت کے اس نگہبان کو گوالیار قلعے میں محبوس کر دیا گیا	۱۰۲۸ھ/ ۱۶۱۸ء
۶۰	تقریباً ایک سال بعد آپ کو رہا کر کے لشکر کے ساتھ رکھا گیا	۱۰۲۹ھ/ ۱۶۱۹ء
۶۱	خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مکتوبات امام ربانی'' کے تیسرے دفتر کو ''معرفت الحقائق'' کے تاریخی نام سے مرتب کیا	۱۰۳۱ھ/ ۱۶۲۱ء
۶۲	وصال سے تقریباً ایک سال پہلے آپ کی پابندی سے رہائی	۱۰۳۳ھ/ ۱۶۲۳ء
۶۳	سرمایہ ملت کے اس عدیم المثال نگہبان کا وصال پر ملال	۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ/ ۱۶۲۴ء

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ O

ترتیب وتدوین:- علامہ محمد عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ

مترجم ومحشی کتب احادیث، مطبوعہ لاہور

بخاری (م-۷۸۵ھ/۱۳۸۳ء) کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے اور سہرند (سرہند) آباد کیا۔[1] اسی شہر میں ۹۷۱ھ میں حضرت مجدد کی ولادت ہوئی۔

حضرت مجدد کے والد کا اسمِ گرامی شیخ عبدالاحد (م-۱۰۰۷ھ/۱۵۹۸ء) تھا۔ شیخ عبدالقدوس گنگوہی (م-۹۴۴ھ/۱۵۳۷ء) کے صاحبزادے شیخ رکن الدین (م-۹۸۳ھ/۱۵۷۵ء) سے آپ کو سلسلہ قادریہ چشتیہ میں اجازت و خلافت حاصل تھی۔[2] حضرت شیخ عبدالاحد جلیل القدر عالم و عارف تھے۔

تحصیل علم:

حضرت مجدد نے بیشتر علوم اپنے والد سے حاصل کیے۔ ان کے علاوہ مولانا کمال الدین کشمیری، مولانا یعقوب کشمیری اور قاضی بہلول بدخشی وغیرہ سے علوم معقول و منقول کی تحصیل فرمائی۔[3] اسارت قلعہ گوالیار کے زمانے (۱۰۲۸ھ/۱۰۲۹ھ) میں قرآن کریم حفظ کیا۔[4] تحصیل علم سے فارغ ہونے کے بعد تقریباً ۹۹۸ھ میں دارالسلطنت اکبرآباد (آگرہ) تشریف لائے اور یہاں دربار اکبری کی دو اہم شخصیتوں یعنی ابوالفضل اور فیضی کے ساتھ صحبتیں رہیں۔ فیضی کی تفسیر ''سواطع الالہام'' (۱۰۰۲ھ/۱۵۹۳ء) میں ایک جگہ آپ نے اس کی مدد بھی کی۔[5] لیکن بعد میں ان دونوں بھائیوں کی بے راہ روی کی وجہ سے حضرت مجدد نے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ حضرت مجدد اپنے والد ماجد شیخ عبدالاحد کے ہمراہ اکبرآباد سے واپس سرہند روانہ گئے۔ راستے میں تھانیسر کے شیخ سلطان کی لڑکی سے حضرت مجدد کا عقد ہو گیا۔ شیخ سلطان، اکبر بادشاہ کے مقربین میں سے تھے۔[6]

---

1. محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، مطبوعہ لاہور ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء) ص: ۸۹-۹۱-
2. محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، ص: ۹۶-۱۰۳
3. محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، ص: ۱۲۸-
4. مجدد الف ثانی: مکتوبات شریف، دفتر سوم، مکتوب ۴۳،
5. محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، ص: ۱۳۲
6. محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، ص: ۱۵۹

اس طرح اہل خانہ کا شاہی دربار سے ایک گونہ تعلق ہوگیا اور تبلیغ وارشاد کی ایک نئی راہ کھل گئی۔

سلسلہ طریقت:

حضرت مجدد کا سلسلہ طریقت متعدد واسطوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچتا ہے: ☆ سلسلہ نقشبندیہ ۲۱ واسطوں سے ☆ سلسلہ قادریہ ۲۵ واسطوں سے اور ☆ سلسلہ چشتیہ ۲۷ واسطوں سے۔[۱] ـــــ سلسلہ چشتیہ میں والد ماجد شیخ عبدالاحد سے بیعت تھے اور اجازت و خلافت حاصل تھی۔ ـــــ سلسلہ قادریہ میں شاہ کمال کیتھلی سے خرقہ خلافت حاصل تھا۔[۲] ـــــ ۱۰۰۸ھ میں حضرت خواجہ باقی باللہ (م-۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء) سے مستفیض ہوکر سلسلہ نقشبندیہ میں اجازت وخلافت حاصل کی[۳] اور آسمان علم وعرفان پر آفتاب بن کر چمکے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ کی نظر میں جو حضرت مجدد کا مقام ومرتبہ تھا وہ ''زبدۃ المقامات''[۴] حضرات القدس اور ''مجمع الاولیاء'' وغیرہ معاصر کتب تاریخ وسیر سے واضح ہوتا ہے۔

اصلاحی کوششوں کا آغاز:

حضرت مجدد کی اصلاحی کوششوں کا آغاز اکبر بادشاہ کے عہد حکومت سے ہوا اور جہانگیر بادشاہ کے عہد حکومت میں یہ کوششیں بارآور ہوئیں۔ اسی عہد میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کی اصلاحی کوششوں کا جائزہ لینے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کا تاریخی پس منظر پیش کردیا جائے تاکہ ان کی صحیح قدروقیمت کا اندازہ ہوسکے۔

۱۔ مجدد الف ثانی: مکتوبات شریف، دفتر سوم، مطبوعہ امرتسر ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ء) مکتوب ۸۷

۲۔ محمد ہاشم کشمی، زبدۃ المقامات، ص: ۱۳۵

۳۔ (ا) آدم بنوری: خلاصۃ المعارف، مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن (۱۰۳۵ھ/۱۰۳۷ھ) ورق ۳

(ب) محمد حسین مرادآبادی: انوار العارفین (۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء) مطبوعہ لکھنو ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء) ص: ۴۴۸-۴۴۹)

۴۔ محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، مطبوعہ کانپور، ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء) ص: ۲۱۸، ۲۱۹۔

۵ عہد جہانگیری کے مورخ محمد قاسم ہندو شاہ استر آبادی نے اپنی ''تاریخ فرشتہ''[۱] میں (۱۶۰۶ء تا ۱۶۱۱ء) اکبر کے بعض چشم دید حالات لکھے ہیں مگر حالات کے دباؤ کی وجہ سے اس نے بہت سی باتوں کو چھپایا ہے۔——

۶ اس عہد کی ایک اور کتاب ''خلاصۃ المعارف فی اسرار العقائد'' (۱۰۳۵ھ/۱۰۳۷ھ) میں شیخ آدم بنوری علیہ الرحمہ نے بہت سی گمراہیوں اور برائیوں کا ذکر کیا ہے——

۷ اسی عہد کے ایک مورخ معتمد خان نے ''جہانگیر نامہ''[۲] میں اکبر کے بعض حالات لکھے ہیں جن کی عہد اکبری کے مورخوں کے بیانات سے تصدیق ہوتی ہے، بالواسطہ بھی اور بلاواسطہ بھی۔

۸ عہد عالمگیری کے مورخ محمد ہاشم خافی خان نے اپنی تاریخ ''منتخب الباب'' (حصہ اول) میں بعض ایسے حالات لکھے ہیں جن سے بالواسطہ اکبر کی بے راہ روی کا علم ہوتا ہے، مگر اس نے بعض مقامات پر اکبر کا دفاع کیا ہے۔ اس میں جہانگیر کی شراب سے توبہ، شاہجہان کی شراب نوشی اور پھر توبہ کا ذکر ہے۔

۹ عہد شاہجہانی کے صاحب ''دبستانِ مذاہب''[۳] نے بھی ایسے حقائق لکھے ہیں، جن سے آخری دور میں اکبر کی بے راہ روی کا اندازہ ہوتا ہے۔ صاحب ''دبستانِ مذاہب'' ایک ایسا مورخ نظر آتا ہے جس نے ہر قدم پر مورخانہ آن کو قائم رکھا ہے۔ اس نے اپنی کتاب میں ۲۸ سے زیادہ مذاہب و ادیان کا ذکر کیا ہے، پھر بھی یہ اندازہ کرنا مشکل ہے کہ لکھنے والے کا تعلق کس مذہب سے ہے۔ بعض حضرات اس کا نام محسن خانی بتاتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ پارسی تھا، واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰ عہد شاہجہانی کے ایک اطالوی سیاح نکولس مینوکی[۴] نے دین الٰہی کی اختراعات کا ذکر

---

[۱] تاریخ فرشتہ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء)

[۲] جہانگیر نامہ، مطبوعہ لکھنؤ، ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء)

[۳] دبستانِ مذاہب، مطبوعہ بمبئی، ۱۲۴۲ھ/۱۸۲۶ء)

[۴] نکولس مینوکی ۱۸۵۶ء میں تقریباً ۱۷ سال کی عمر میں آگرے پہنچا اور شہزادہ دارا شکوہ کے ہاں توپخانے میں بھرتی ہو گیا۔ ۱۶۵۸ء میں دارا شکوہ اور اورنگ زیب کے مابین جنگ میں دارا شکوہ کی طرف لڑا۔ دارا کے قتل کے بعد واپس اٹلی چلا گیا۔ (مسعود)

نہ ہوتے تو اقبال نہ ہوتے،۔۔۔۔۔ حضرت مجدد، اقبال کی آرزو وتمنا تھے

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند

اب مناسب ہے تیرا فیض ہو عام اے ساقی

❷ ۔۔۔۔ سیاست وحکومت میں حضرت مجدد نے جو اہم کارنامہ انجام دیا وہ اکبر کے ایک قومی نظریے کے خلاف دو قومی نظریہ کا اعلان تھا۔۔۔۔۔ اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے اکبر نے ''دین الٰہی'' کے نام سے ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی، اس دین کا مقصدِ وحید یہی تھا کہ ہندو اور مسلمانوں کو ملا کر ایک نئی قوم تیار کی جائے، اسی نہج پر چودھویں صدی ہجری میں مسٹر گاندھی نے کام کیا، بہرکیف حضرت مجدد نے اس کے خلاف مؤثر جدوجہد کی اور یہ دین اپنی موت مرگیا اور رفتہ رفتہ اس کے اثرات بھی زائل ہوگئے۔ چنانچہ پاکستان ہسٹری بورڈ کی تالیف: ''اے شارٹ ہسٹری آف ہندوپاکستان'' کے مولف نے لکھا ہے:

''جہاں گیر کی تخت نشینی کے بعد دین الٰہی اپنی موت مرگیا۔۔۔۔۔ بہرکیف اس الحاد و ارتداد کے خلاف جو زوردار آواز اٹھائی گئی وہ شیخ احمد کی آواز تھی، جن کو حضرت مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔'' (ترجمہ انگریزی۔۱)

حضرت مجدد نے اکبر کے ایک قومی نظریہ کے خلاف دو قومی نظریہ پیش کیا اور یہ بتایا کہ کفر و اسلام دو علیحدہ حقیقتیں ہیں جو کسی طرح یکجا نہیں ہوسکتیں۔ اس سلسلے میں آپ نے بہت سے مکتوبات تحریر فرمائے۲۔ آپ کی کوششیں دورِ جہاں گیری میں بارآور ہوئیں اور جہانگیر نے امور مذہب وسیاست میں مشورہ کے لئے علماء کا ایک کمیشن مقرر کیا۔۳

اس کے بعد دورِ شاہجہانی اور پھر دورِ عالمگیری میں حضرت مجدد کی مساعی نے اپنا رنگ دکھایا۔۔۔۔۔

---

۱ اے شارٹ ہسٹری آف ہندوپاکستان، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۷ء، ص: ۲۹۸

۲ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب، ۶۵۔۸۱۔۱۶۳۔

۳ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۵۳، بنام شیخ فرید بخاری۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے دورِ عالمگیری کو حضرت مجدد کی مساعی کا نقطہ عروج قرار دیا ہے [۱] ——— اور اس میں کوئی شک نہیں ہے ——— حضرت مجدد کی سیاسی تعلیمات کے اثرات آنے والی چار صدیوں پر بہت گہرے پڑے ——— ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے لکھا ہے:

''شیخ کے اثرات مغرب میں افغانستان، وسط ایشیا اور سلطنت عثمانیہ تک اور مشرق میں ملایا اور انڈونیشیا تک پھیل گئے۔[۲] (ترجمہ انگریزی)

چودہویں صدی ہجری میں امام احمد رضا خاں بریلوی اور ڈاکٹر محمد اقبال [۳] نے حضرت مجدد کے دو قومی نظریہ کے احیاء کے لئے سخت جدوجہد کی ——— اس صدی میں دوسرے علماء نے بھی کوششیں کیں مگر ان کی کوششیں مصلحتوں کا شکار ہو کر ایسے نشیب و فراز سے گزریں کہ مؤرخ کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ یہ کوششیں خالص اسلام کے لئے تھیں یا مطلق آزادی کے لئے ——— بہرکیف گیارہویں صدی ہجری میں حضرت مجدد ہی وہ بطلِ جلیل نظر آتے ہیں جنہوں نے اسلام اور نظام مصطفےٰ کا نعرہ لگا کر خوابیدہ قوم کو بیدار کیا اور ایک نئی روح پھونک دی ——— ڈاکٹر حفیظ ملک نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''فی الحقیقت آنے والی نسل کو شیخ احمد نے بے حد متاثر کیا ——— ان کا نعرہ تھا، ''چلو چلو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' کی طرف چلو''! ——— مذہبی اور سیاسی حیثیتوں سے یہ نعرہ نہایت ہی دوررس نتائج کا حامل ہوا ——— ان کی تعلیمات نے معاصر فکر مسلم کو بنیادی طور پر متاثر کیا اور ہندوستان میں مسلم حکومت کو لادینی بنانے کی مخالفت کی۔''[۴]

---

[۱] اشتیاق حسین قریشی: مقدمہ ہسٹری آف فریڈم مومنٹ، جلد اول، مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۷ء، ص: ۲۰

[۲] اشتیاق حسین قریشی: مسلم کمیونٹی آف انڈو پاکستان، ص: ۱۵۲۔

[۳] کلیات اقبال کے نام سے اقبال کے فارسی کلام کا مجموعہ ایران شائع ہوا ہے جس کا دیباچہ احمد سروش نے لکھا ہے، اس دیباچے میں انہوں نے برصغیر پاک و ہند کو صرف ہند کے نام سے یاد کیا ہے اسلام اور ہندوازم کو ایک قرار دیا ہے اور ہندوازم کو دین حق سے تعبیر کیا ہے (معاذ اللہ!)۔ مسٹر گاندھی کو گاندھی بزرگ کے نام سے یاد کیا ہے اور اس کے آگے سر نیاز خم کیا ہے ——— ص شش ——— یہ بات سخت حیرت ناک ہے کہ کلامِ اقبال پر دیباچہ لکھنے والا فکرِ اقبال سے اتنا دور ہے (مسعود)

[۴] ڈاکٹر حفیظ ملک، مسلم نیشنلزم ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ واشنگٹن، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء، ص: ۵۵

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبردار

اکبری حکومت جس روش پر جارہی تھی اس سے یہ اندازہ لگانا آسان ہے کہ مسلمانوں کا مستقبل کیا ہوتا، شاید اسلامی حکومت کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوتا۔[۱]

حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے جس سیاسی گھٹن اور جاہ و جلال اقتدار کے ہوتے شاہان وقت پر تنقید کی، وہ انہیں کا حصہ تھا، اس نازک دور میں حکومت یا سربراہانِ حکومت پر تنقید کرنا اتنا آسان نہ تھا جتنا آج آسان ہے —— ذرا ذرا سی باتوں پر تختہ دار پر چڑھا دیا جاتا تھا۔ بلکہ اکبر کے متعلق مورخین نے لکھا ہے کہ اپنے مخالفین کو اپنے ہاتھ سے زہر دے کر تڑپا تڑپا کر مار دیا کرتا تھا۔[۲] —— ایسے خطرناک حالات میں جان جوکھوں میں ڈال کر اسلام کے لئے قدم بڑھانا کوئی آسان کام نہیں تھا، بہت اہم کام تھا، بہت مشکل کام تھا۔ پاک و ہند کے مصلحین میں یہ فخر صرف حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو حاصل ہے کہ انہوں نے اسلام کی خاطر اپنا عیش و آرام، مال و دولت، آل اولاد اور جان تک کی بازی لگا دی —— مومنانہ بصیرت کے ساتھ سرگرم عمل ہوئے اور چند برسوں میں وہ انقلاب آگیا جو دیدنی بھی ہے اور شنیدنی بھی۔

[۱] یہ بات کتنی تکلیف دہ اور المناک ہے کہ چودھویں صدی ہجری میں بعض علماء اسلام نے وہ انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی جو مطلوب و مقصود اکبر تھا جس کے لئے حضرت مجدد نے اپنی عمر عزیز قربان کر دی —— امام احمد رضا خاں بریلوی نے علماء کی لاج رکھ لی اور پوری قوت سے اس مشن کے لئے کام کیا جو حضرت مجدد کا مقصود و مطلوب تھا اور بالآخر پاکستان معرض وجود میں آیا۔ (مسعود)

میاں عبدالرشید: اسلام ان انڈو پاک سب کونٹیننٹ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۷ء، ص: ۶۷

[۲] نکولس مینوکی: فسانۂ سلطنت مغلیہ، مترجمہ سید مظفر علی، مطبوعہ آگرہ ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء، ص: ۱۳۰

عقیدت پیش کیا ہے لیکن دور جدید کے قارئین کے لئے عقیدت مندوں کا خراج عقیدت پیش کرنا زیادہ وزن نہیں رکھتا، اس لئے یہاں صرف ان حضرات کے تاثرات پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے حضرت مجدد کو تاریخ کے آئینے میں دیکھا ہے، جو عقیدت مند و ارادت مند نہیں بلکہ مورخ و محقق ہیں:

❶ مشہور مورخ و محقق **ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی** لکھتے ہیں:

''جہانگیر کے دورِ حکومت میں شیخ احمد سرہندی المعروف بہ مجدد الف ثانی آگے آئے، آپ کی مسلسل کوششوں سے تحریک احیائے دین کا آغاز ہوا، چنانچہ اس انقلاب و تبدیلی کے نتیجے میں سیاسی سطح پر جو کوششیں کی گئیں، وہ اکبر، جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر کے درباروں کی بدلتی فضا میں مطالعہ کی جاسکتی ہیں ــــــ اکبر بادشاہ آزاد خیالی اور الحاد کا نقطہ عروج تھا، جہانگیر کی تخت نشینی سے اس آزاد خیالی کا زوال شروع ہوتا ہے۔ شاہجہان اگرچہ ایک پارسا سنّی مسلمان تھا اور دربار میں کسی قسم کی مذہبی ڈھیل برداشت نہیں کرتا تھا، تاہم اس نے غیر سنیوں کو بھی مطمئن رکھا، اورنگ زیب عالمگیر سنّیوں کا نشان نصرت تھا۔[۲] (ترجمہ انگریزی)

❷ **ڈاکٹر محمد یٰسین مغل** سیاست پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''دور جہانگیری کی تاریخ لکھتے وقت اگر مغل سیاست پر حضرت مجدد کے اثرات کا

---

[۱] ملاحظہ فرمائیں (ا) زبدۃ المقامات، مطبوعہ کانپور، ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء، ص: ۲۱۸

(ب) شاہ غلام علی: مکاتیب شریفہ، مکتوب اول، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء

(ج) شاہ غلام علی: ایضاح الطریقہ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء، ص: ۵۶

(د) قاضی ثناء اللہ: ارشاد الطالبین، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء، ص: ۳

(ھ) رحمان علی: تذکرہ علماء ہند، مطبوعہ لکھنؤ، ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ء، ص: ۱۱

(و) غلام علی آزاد بلگرامی: سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان، ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء، ص: ۴۷

(ز) حبیب الرحمن خاں شروانی: قرۃ العین، مطبوعہ حیدرآباد، دکن، ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء

(ح) صدیق حسن خاں: تقصار الجیود الاحرار، مطبوعہ بھوپال، ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۰ء، ص: ۱۱۲، ۱۱۱

(ط) صدیق حسن خاں: ریاض المرتاض، ص: ۱۲۱، ۱۲۲

(ی) ابوالکلام آزاد: تذکرہ، مطبوعہ لاہور، ص ۲۵۵، ۲۵۶

[۲] اشتیاق حسین قریشی: مقدمہ ہسٹری آف دی فریڈم موومنٹ، جلد اول، مطبوعہ کراچی ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء، ص: ۲۰

کوئی ذکر نہ کیا جائے تو اندیشہ ہے کہ یہ تاریخ ہی نامکمل رہے۔ ۱؎ (ترجمہ انگریزی)

3 **ڈاکٹر شیخ محمد اکرام مغل** سیاست وحکومت کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بلاشبہ یہ کہنا زیادہ غلط نہ ہوگا کہ دورِ اکبری سے لے کر دورِ عالمگیری تک حکومت کی مذہبی پالیسیوں میں جونشیب وفراز آتے رہے وہ بڑی حد تک حضرت مجدد اور آپ کی تعلیمات ہی کی وجہ سے آئے۔ ۲؎ (ترجمہ انگریزی)

4 **ڈاکٹر حفیظ ملک**، ڈاکٹر اقبال علیہ الرحمہ پر حضرت مجدد کے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ کی عظمت اور جہانگیر بادشاہ کے سامنے سجدہ تعظیمی سے آپ کے افکار کو ڈاکٹر اقبال علیہ الرحمہ نے بہت سراہا ہے ـــــ مسلمانوں کے لئے آپ نے جو خدمات انجام دیں ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اقبال نے آپ کو ہندوستان میں ملت اسلامیہ کا روحانی نگہبان و پاسبان قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ جو خطرات اکبر بادشاہ کی مذہبی اور سیاسی بدعات واختراعات میں پوشیدہ تھے اللہ نے اس سے آپ کو آگاہ اور خبردار کر دیا۔ ۳؎ (ترجمہ انگریزی)

5 **مشہور محقق پروفیسر عزیز احمد** برصغیر پاک وہند میں حضرت مجدد کی اسلامی خدمات کو سراہتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی نگارشات اور آپ کے تاثرات نے ہندوستان میں اسلام کے انتشار اور الحاد کو روکا۔ آپ نے مذہب کی حرکیت اور تصوف کی باطنی قوت کو دوبارہ مجتمع کیا ـــــ اسلامی ہند میں مذہبی متصوفانہ فکر اسلامی کے سلسلے میں آپ کی خدمات نہایت ہی نمایاں اور ممتاز ہیں۔ ۴؎ (انگریزی ترجمہ)

۱؎ محمد یسین: اے سوشل ہسٹری آف اسلامک انڈیا، مطبوعہ لکھنو، ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء، ص ۱۴ حاشیہ

۲؎ ایس ایم اکرام: مسلم سویلزیشن ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء، ص: ۲۷۰

۳؎ حفیظ ملک: مسلم نیشنلزم ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ واشنگٹن ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء، ص: ۵۴، ۵۵

۴؎ عزیز احمد: اسٹڈیز ان اسلامک کلچر، باب ہفتم مطبوعہ آکسفورڈ ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء، ص: ۱۸۹

مآخذ و مراجع

آدم بنوری، شیخ: خلاصۃ المعارف فی اسرار العقائد، مولفہ ومکتوبہ ۱۰۳۷ھ/۱۶۲۷ء مخطوفہ آفس لائبریری، لندن۔

آزاد ابوالکلام: تذکرہ، مطبوعہ لاہور

ابوالفضل: اکبرنامہ، مطبوعہ لکھنو، ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء

ابوالفضل: آئین اکبری، جلد اول، مطبوعہ حیدر آباد دکن، ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء

احمد سرہندی، شیخ: مکتوبات امام ربانی، مطبوعہ امرتسر، ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ء

احمد سرہندی، شیخ: معارفِ لدنیہ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء

احمد سرہندی، شیخ: اثبات النبوۃ، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء

احمد سرہندی، شیخ: مبدأ ومعاد، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء

احمد سروش: کلیاتِ اقبال، مطبوعہ تہران، ۱۳۴۳ھ/(ایرانی)

احمد رضا خاں، امام: انوار الانہار من یم صلوٰۃ الاسرار، ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء، مطبوعہ بریلی

احمد رضا خاں، امام: الہاد الکاف فی حکم الضعاف، ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء، مطبوعہ لاہور

احمد رضا خاں، امام: الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ، ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۲ء، مطبوعہ کلکتہ

احمد رضا خاں، امام: الفیوضات الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ، ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء، مطبوعہ کراچی

اقبال، ڈاکٹر: بال جبریل، مطبوعہ لاہور، ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۷ء

اقبال، ڈاکٹر: تشکیل جدید الٰہیات، مطبوعہ لاہور ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء

ایس-ایف-محمود: اے شارٹ ہسٹری آف اسلام، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء

ایس-ایم-اکرام: ہسٹری آف مسلم سویلیزیشن ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء

ایس-ایم-اکرام: رود کوثر، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء

4	شریعت و طریقت افکار اقبال کی روشنی میں، ''اقبال ریویو''، کراچی	جنوری ۱۹۶۵ء
5	حضرت مجدد مغرب میں، ماہنامہ فکرونظر، اسلام آباد	ستمبر ۱۹۶۵ء
6	حضرت مجدد ___ غم اور ضبط غم، ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور	جون ۱۹۷۳ء
7	حضرت مجدد الف ثانی محققین مغرب کی نظر میں، ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام، گوجرانوالہ	اگست ۱۹۹۱ء

مقدمات:

1	تجلیات امام ربانی ازعلامہ اختر شاہجہان پوری	مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء
2	مکتوبات امام ربانی ماخذ ایمانیات کی حیثیت سے از پروفیسر عبدالباری صدیقی	کراچی ۱۹۸۵ء
3	تجلیات سرہند از صاحبزادہ محمد عاشق حسین	شیخوپورہ ۱۹۸۵ء
4	جواہر نقشبندیہ ازمحمد یوسف مجددی نوری	لاہور ۱۹۹۰ء
5	حضرت مجدد الف ثانی، حالات وافکار وخدمات از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	کراچی ۱۹۹۵ء
6	مجدد ہزارہ دوم از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	کراچی ۱۹۹۷ء
7	جہانِ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	کراچی ۲۰۰۵ء

بحضور مُجدّد اعظم

صاحبِ تجدیدِ دین احمد مختار ہے
اس لئے تو شیخ سرہندی سے ہم کو پیار ہے

تھی ادھر تیری فقیری اور جہانگیری اُدھر
جو جھکانا چاہتا تھا جھک گیا سو بار ہے

سب نے دیکھا تیرے قدموں میں جہانگیری جھکی
اللہ اللہ کس قدر اُونچا تیرا دربار ہے

ہند میں اسلام زندہ تیری کوشش سے ہوا
ہم ہیں ممنونِ کرم، احساں ترا سرکار ہے

آپ جیتے اور لاکھوں کو ہزیمت ہو گئی
حق کے آگے کُند ہو جاتی ہر اک تلوار ہے

اہلِ باطل کا تعاقب تو نے جیسے تھا کیا
شیرِ فاروقی، گرج حق کی تری للکار ہے

تیری رگ رگ کے لہو سے یہ عیاں ہوتا رہا
حضرت فاروقِ اعظم کا تو برخوردار ہے

جو غلط کاروں سے ساری عمر ٹکراتا رہا
دین و ملت کا وہی تو مونس و غم خوار ہے

علم و عرفان کے خزائن تیرے مکتوبات ہیں
فیض کا بحرِ رواں تُو ابرِ گوہربار ہے

روحِ ایماں پھونک دی ہے جس نے ہر مکتوب میں
تا قیامت وہ ہدایت کا علم بردار ہے

تیری ہر تحریر سے ظاہر ہے تیرا مرتبہ
عارفِ کامل ہے تو اور صاحبِ اسرار ہے

کشورِ روحانیت میں ہے تیرا ارفع مقام
تو ولایت کی دُلہن کا غازۂ رُخسار ہے

پرچمِ عظمت ترا لہرا رہا ہے دھر میں
تاجِ ملکِ معرفت کا تُو دُرِ شہوار ہے

اہلِ حق ہیں مانتے اس الفِ ثانی میں تُو ہی
ناجیوں کے قافلے کا قافلہ سالار ہے

زیبِ سجادہ بہت سے ہیں مشائخ آج بھی
تجھ سے کیا نسبت کہ یہ گفتار، تُو کردار ہے

مسکن و مدفن ترا ہوتا نہ کیوں سرہند میں
اولیائے ہند کا تُو سرور و سردار ہے

پیشوا اپنا تجھے وہ بھی بتانے لگ گئے
ہیں لصوصِ دیں، تو ہب کا جنھیں آزار ہے

کشتیِ مِلّت تلاطم خیز طوفانوں میں ہے
شیخ سرہندی جو آجائے تو بیڑہ پار ہے

ابرِ رحمت تیرے مرقد پر گہرافشاں رہے
مرجعِ عالم ہے تو اور مطلعِ انوار ہے

کیا تیرے اوصاف لکھے یہ سراسر بے کمال
نام آئے مدح خوانوں میں یہی درکار ہے

المدد شیخِ مجدّد، نائبِ غوث الوریٰ
تیرا اختر دشمنوں سے برسرِ پیکار ہے